اِصلاحِ نَفْس اور فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے والی جامع تحریر

اَیُّہَا الْوَلَد

ترجمہ بنام

بیٹے کو نصیحت

مُصَنِّف: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

(المتوفّٰی ۵۰۵ھ)

جالی مبارک مزارِ پاک اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

SC1286

نفس کی اِصلاح اور فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے والی جامع تحریر

ترجمہ بنام

بیٹے کو نصیحت

مؤلف:

حُجَّةُ الْاِسْلام حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی

مُتَرْجِمِین: مدنی عُلَما (شعبہ تراجمِ کتب)

پیش کش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : اَیُّھَا الْوَلَد

ترجمہ بنام : بیٹے کو نصیحت

مؤلف : حضرت سیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی

مترجمین : مدنی عُلما (شعبہ تراجمِ کتب)

اشاعت : شوال المکرّم ۱۴۳۱ ھ بمطابق ستمبر 2010ء

اشاعت : ۱۴۳۲ھ، 2011ء تعداد: 13000

اشاعت : ۱۴۳۳ھ، 2012ء تعداد: 8000

اشاعت : ۱۴۳۴ھ، 2013ء تعداد: 6000

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۴ شوال المکرّم ۱۴۲۵ ھ حوالہ نمبر: ۱۶۳

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلٰی اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "اَیُّھَا الْوَلَد" کے ترجمہ

"بیٹے کو نصیحت"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

23-09-2010

Tip1:Click on any heading, it will send you to the required page.
Tip2:at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.

فہرست

تعریف اور سعادت

حضرت سیِّدُنا امام عبداللہ بن عمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی ۶۸۵ھ) اِرشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔''

(تفسیر البیضاوی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷۱، ج ٤، ص ۳۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”نصیحت قبول کرو“ کے 12 حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”12 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ {۶} حتَّی الْوَسْعْ اِس کا باوُضو اور قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ {۷} جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۸} جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ {۹} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {۱۰} (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ {۱۱} اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ (مؤطا امام مالك، ج۲، ص۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ {۱۲} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔

(مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ

مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے۔ اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے۔ جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کُتُب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ اِمام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق

حتَّی الْوَسْع سہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں اِس علمی ، تحقیقی اوراِشاعتی مدنی کام میں ہرممکن تعاون فرمائیں اورمجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خودبھی مطالَعہ فرمائیں اوردوسروں کوبھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اَللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیہ**'' کودن گیارہویں اوررات بارہویں ترقّی عطافرمائے اور ہمارے ہرعملِ خیرکوزیورِ اِخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اورجنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

رمضان المبارک ١٤٢٥ھ
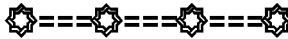
پہلے اسے پڑھ لیجئے!

علم دین کا حصول بے شک بہت بڑی سعادت اور افضل عبادت ہے قرآن مجید فرقان حمید نے اہل علم کی فضیلت میں ارشاد فرمایا:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ (پ۲۸، مجادلہ: ۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اوران کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔" (1)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: "ایک فَقِیہ (عالم) ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔" (2)

لیکن علم وہی فائدہ مند ہے جس سے نفع اٹھایا جاسکے اس لئے کہ نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بے فائدہ علم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگی ہے۔ چنانچہ، پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا مانگا کرتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ. یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔" (3)

لہٰذا وہی علم حاصل کیا جائے جو دنیا و آخرت میں نافع ہو اور جس علم سے کوئی فائدہ نہ پہنچے اس سے کنارہ کشی اِختیار کر لی جائے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے ان کے ایک شاگرد نے اس بارے میں مکتوب کے ذریعے اِستفسار کیا اور ساتھ میں کچھ نصیحتوں کا بھی طالب ہوا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جواباً

1 ......سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه، الحدیث: ۲٦۹٤، ج٤، ص۳۱٤.

2 ......سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه، الحدیث: ۲٦۹۰، ج٤، ص۳۱۲.

3 ......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر، الحدیث: ۲۷۲۲، ص ۱٤٥۷.

رسالہ نما مکتوب تحریر فرمایا جو "اَیُّھَا الْوَلَد" کے نام سے مشہور ہوا۔ اس مکتوب میں حضرت سیِّدُ نا اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے ایک شفیق باپ کی طرح اپنے روحانی بیٹے کو نصیحتیں اِرشاد فرمائی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ مختصر مکتوب گویا تصوف کا مختصر وجامع نصاب ہے۔ کامل توجہ کے ساتھ اس کا پڑھنا بلکہ بار بار پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل میں مدنی اِنقلاب برپا ہوگا۔ حضرت سیِّدُ نا اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا لکھا ہوا ایک ایک جملہ تاثیر کا تیر بن کر دل میں اترتا محسوس ہوگا۔

کامیابی ونجات حاصل کرنے کے لئے حضرت سیِّدُ نا اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے تزکیہ نفس اور اِصلاحِ اَعمال پر کافی زور دیا ہے اور مرشدِ کامل کی ضرورت کو اس کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ جبکہ صرف حُصُولِ علم ہی کو سب کچھ سمجھ لینے والوں کو سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ مثلاً اس ملفوظ پر غور فرمائیں تو دل کی کیفیات بدلتی نظر آئیں گی۔ چنانچہ،

ارشاد فرمایا: ''جو علم آج تجھے گناہوں سے دور نہیں کر سکا اور اللہ تعالٰی کی اِطاعت و عبادت کا شوق پیدا نہ کر سکا تو یاد رکھ یہ کل قیامت میں تجھے جہنم کی آگ سے بھی نہ بچا سکے گا۔''

لہٰذا ہر مسلمان کو خصوصاً طلبا کو چاہئے کہ اول تا آخر یہ رسالہ مکمل پڑھ لیں۔ مجلس المدینۃ العلمیہ نے شعبہ تراجم کتب کو اس کے اردو ترجمہ کی ذمہ داری سونپی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس کا اُردو ترجمہ بنام ''بیٹے کو نصیحت'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی پُر خلوص دعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

ترجمہ کے لئے دَارُالْفِکر بیروت کا نسخہ (مطبوعہ ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء) اِستعمال کیا گیا ہے اور ترجمہ کرتے ہوئے ان اُمور کا خاص خیال رکھا گیا ہے:

☆......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔

☆......آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے ترجمۂ قرآن **''کنزالایمان''** سے لیا گیا ہے۔

☆......آیاتِ مبارکہ کے حوالے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور حَتَّی الْمَقْدُوْر اَحادیثِ طیبہ و واقعات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔

☆......بعض مقامات پر حواشی مع التخریج کا اِلتزام کیا گیا ہے۔

☆......موقع کی مناسبت سے جگہ بہ جگہ عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

☆......نیز مشکل اَلفاظ کے معانی ہلالین (......) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

☆......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

شعبہ تراجِم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)
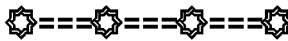
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اے محبت کرنے والے! بہت ہی پیارے بیٹے!

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنی اِطاعت میں لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے پیاروں کے راستے پر چلنا نصیب فرمائے۔ یہ بات ذہن نشین کرلو!

نصیحت کے مہکتے پھول تو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیث وسنّت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اگر تمہیں رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے فیضانِ نصیحت حاصل ہو چکا ہے تو پھر میری کسی نصیحت کی ضرورت نہیں اور اگر بارگاہِ مصطفٰی سے نصیحت نہیں پہنچی تو یہ بتاؤ تم نے گزرے اَیّام میں کیا حاصل کیا؟

مَہکتا مَہکتا مدنی پھول

اے پیارے بیٹے!

حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی امّت کو جو نصیحتیں اِرشاد فرمائیں اُن میں سے ایک مہکتا مدنی پھول یہ ہے: ''عَلَامَۃُ اِعْرَاضِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَنِ الْعَبْدِ اِشْتِغَالُہٗ بِمَالَا یَعْنِیْہِ وَ اِنَّ امْرَأً ذَھَبَتْ سَاعَۃٌ مِّنْ عُمْرِہٖ فِیْ غَیْرِ مَاخُلِقَ لَہٗ لَجَدِیْرٌ اَنْ تَطُوْلَ عَلَیْہِ حَسْرَتُہٗ وَمَنْ جَاوَزَ الْاَرْبَعِیْنَ وَلَمْ یَغْلِبْ عَلَیْہِ خَیْرُہٗ شَرَّہٗ فَلْیَتَجَھَّزْ اِلَی النَّارِ یعنی: بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے اپنی نظرِ عنایت پھیر لی ہے اور جس مقصد کے لئے بندے کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی حسرت طویل ہو جائے اور جس کی عمر 40 سال سے زیادہ ہو جائے اور

اِس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اُس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اُسے جہنّم کی آگ میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔'' (1)

سمجھدار اور عقلمند کے لئے اتنی ہی نصیحت کافی ہے۔

نصیحت کس پر اَثر نہیں کرتی؟

اے لختِ جگر!

نصیحت کرنا تو بہت آسان ہے.....مگر اس کو قبول کرنا (یعنی اس پر عمل کرنا) بہت ہی مشکل ہے.....کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں دنیاوی لذّات اور نفسانی خواہشات کا غَلَبہ ہو، ان کو نصیحت و بھلائی کی باتیں کڑوی لگتی ہیں.....بالخصوص اُس رسمی طالب علم کو نصیحت زیادہ کڑوی لگتی ہے جو اپنی واہ واہ چاہنے اور دنیاوی شہرت کے حصول میں مگن ہو.....کیونکہ وہ اس گمانِ فاسد میں مُبتلا ہوتا ہے کہ ''اسے کامیابی اور آخرت میں نجات کے لئے صرف علم ہی کافی ہے اور عمل کی کوئی ضرورت نہیں''.....حالانکہ یہ تو فلسفیوں کا نظریہ ہے.....اور یہ شخص اِتنا بھی نہیں جانتا کہ علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنا آخرت میں شدید پکڑ کا باعث ہوگا۔جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمٌ لَایَنْفَعُہُ اللّٰہُ بِعِلْمِہٖ یعنی: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُس عالم کو ہوگا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کے علم کے سبب کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔'' (2)

سیّدُ الطَّائِفہ حضرت سیّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو بعدِ وصال کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''اے ابوالقاسم! کچھ اِرشاد فرمائیے (بعدِ وفات کیا بیتی؟)۔'' فرمایا:

1. ......تفسیر روح البیان، سورۂ بقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۳۲، ج۱، ص۳۶۳.
2. ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۷۸، ج۲، ص۲۸۵.

’’علمی اَبحاث اور علمی نِکات کی باریکیاں کام نہ آئیں مگر رات (کی تنہائی) میں ادا کی جانے والی چند رکعتوں نے خوب فائدہ پہنچایا۔‘‘

عِلم پر عمل نہ کرنے کی مثال

اے نُورِ نظر!

نیک اَعمال اور باطنی کمالات سے خالی نہ رہنا (بلکہ ظاہر و باطن کو اَخلاقِ حَسَنہ سے مُزیّن و آراستہ کرنا)......اور یقین رکھو کہ (عمل کے بغیر) صرف علم ہی (بروزِ حشر) تیرے کام نہ آئے گا......جیسا کہ ایک شخص جنگل میں ہو اور اس کے پاس دیگر ہتھیاروں کے علاوہ 10 ہندی تلواریں بھی ہوں......اور وہ ان کو اِستعمال کرنے میں مہارت بھی رکھتا ہو......ساتھ ہی ساتھ وہ بہادر بھی ہو......ایسے میں اَچانک ایک مہیب اور خوفناک شیر اس پر حملہ کر دے ......تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اِستعمال کئے بغیر صرف ان ہتھیاروں کی موجودگی اُسے اِس مصیبت سے بچا سکتی ہے؟......یقیناً تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ان ہتھیاروں کو اِستعمال میں لائے بغیر اس حملے سے نہیں بچا جا سکتا......پس یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص ایک لاکھ علمی مسائل پڑھ کر ان کو اچھی طرح جان لے مگر عمل نہ کرے تو وہ مسائل اسے کچھ نفع نہ دیں گے ......اس بات کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو......اسے گرمی اور صَفرا (ایک قسم کا مرض) کی شکایت ہو اور اسے معلوم ہو کہ اس کا علاج سِکَنجَبِین (سِ۔کَنْج۔بِین: سرکہ یا لیموں کے عرق کا پکا ہوا شربت) اور کَشکاب (جو کا پانی) کے اِستعمال کرنے میں ہے تو انہیں اِستعمال کئے بغیر (صرف ان کی موجودگی سے) اس کا مرض کس طرح ختم ہو سکتا ہے؟

✿===✿===✿===✿
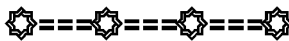
صرف کتابیں جمع کرنا فائدہ مند نہیں

پیارے بیٹے!

اگر تم 100 سال تک حُصولِ علم میں مصروف رہو اور ایک ہزار کتابیں جمع کر لو تب بھی عمل کے بغیر اللہ عزَّوَجلَّ کی رحمت کے مستحق نہیں بن سکتے۔

عمل کے متعلق 5 فرامین باری تعالیٰ:

{1}

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰىۙ(۳۹) (پ۲۷، النّجم:۳۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔

{2}

فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (پ۱۶، الکھف:۱۱۰)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے۔

{3}

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ(۸۲) (پ۱۰، التوبہ:۸۲)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

{4}

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًاۙ(۱۰۷) خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا(۱۰۸) (پ۱۶، الکھف:۱۰۷،۱۰۸)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔

{5}

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ترجَمۂ کنزُ الایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے۔ (پ ۱۹، الفرقان: ۷۰)

اِسلام کی بنیاد

اور مذکورہ آیات مبارکہ کے علاوہ اس حدیثِ پاک کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ (کیا اب بھی تجھے عمل کی ترغیب نہیں ملے گی؟)

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَ حَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا یعنی: اِسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا اور جسے اِستطاعت ہو اس کا بیت اللہ کا حج کرنا۔ (1)

ایمان کسے کہتے ہیں

اَلْاِيْمَانُ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ یعنی: اِیمان زبان سے اِقرار، دل سے تصدیق اور اَرکانِ (اِسلام) پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (2)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب دعاؤ کم ایمانکم، الحدیث: ۸، ج ۱، ص ۱٤.

2 ......شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شریف الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی تحریر کا خلاصہ ہے: ایمان کے سلسلے میں کثیر اِختلافات ہیں۔ اَعمال و اَقوال ایمان کے جز ہیں یا نہیں؟ (حضرت سیِّدُنا) امام مالک، اِمام شافعی، اِمام اَحمد بن حنبل اور جمہور محدثین (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِيْن) اَعمال و اَقوال کو اِیمان کا جز مانتے ہیں اور (حضرتِ سیِّدُنا) اِمام اَعظم و جمہور متکلمین و محققین محدثین (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِيْن) اَعمال و اَقوال کو اِیمان کا جز نہیں مانتے۔ صحیح و راجح یہی ہے کہ اَعمال و اَقوال اِیمان کے جز نہیں۔ (نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۱، ص ۲۳٦، ملخصًا) اس کے دلائل جاننے کے لئے "نزہۃ القاری" کے اسی مقام کا مطالعہ فرمالیجئے......

اللّٰہ تعالٰی کی رحمت سے قریب کون؟

نیک اَعمال کی اَہمیت اور فضیلت کے متعلق (قرآن وحدیث میں موجود) دلائل کو شمار نہیں کیا جا سکتا......اگر بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے جنت تک پہنچ گیا تو یہ اس کے اِطاعت وعبادت بجالانے کے بعد ہوگا...... کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اس کے نیک بندوں کے قریب ہوتی ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ بندے کا صاحبِ ایمان ہونا ہی جنّت میں داخلے کے لئے کافی ہے......(اور عمل کی ضرورت نہیں) تو ہم کہیں گے کہ آپ کا کہنا درست ہے...... مگر اسے جنت میں جانا کب نصیب ہوگا؟......وہاں تک پہنچنے کے لئے کافی دشوار گزار گھاٹیوں اور پُرخار وادیوں کا سامنا کرنا پڑے گا......سب سے پہلا مرحلہ تو ایمان کی گھاٹی سے بحفاظت

......نیز مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 612 صفحات پر مشتمل کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' کے صفحہ:39 تا40 پر قبلہ امیر اہلسنّت، شیخ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: ایمان لغت میں تصدیق کرنے (یعنی سچا ماننے) کو کہتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی، ج ١، ص ١٤٧) اِیمان کا دوسرا لغوی معنیٰ ہے: اَمن دینا۔ چونکہ مومن اَچھے عقیدے اِختیار کر کے اپنے آپ کو دائمی یعنی ہمیشہ والے عذاب سے اَمن دے دیتا ہے اس لئے اَچھے عقیدوں کے اِختیار کرنے کو اِیمان کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، ج ١، ص ٨) اور اِصطلاحِ شرع میں ایمان کے معنی ہیں: ''سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین سے ہیں۔'' (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ١، ص ٩٢) اور اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر بات میں سچا جانے۔ حضور کی حقانیت کو صدقِ دل سے ماننا اِیمان ہے جو اس کا مُقِر (یعنی اِقرار کرنے والا) ہو اسے مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللّٰہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا اِنکار یا تکذیب (یعنی جھٹلانا) یا توہین نہ پائی جائے۔

(فتاوی رضویہ، ج ٢٩، ص ٢٥٤، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

گزرنا ہے...... کیا خبر بندہ اِیمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوتا بھی ہے یا نہیں؟[1] ......(اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا اِیمان سلامت رکھے۔اٰمین)......اور اگر(کامیاب ہوکر) جنت میں داخل ہو بھی گیا تو پھر بھی مفلس جنّتی ہوگا...... چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: ''اے میرے بندو! میری رحمت سے جنّت میں داخل ہو جاؤ اور اسے اپنے اَعمال کے مطابق تقسیم کرلو۔''

رحمتِ خداوندی

اے لختِ جگر!

عمل کروگے تو اَجر وثواب پاؤ گے......منقول ہے کہ بنی اِسرائیل کے ایک عابد نے 70 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے اس کی شان وعظمت فرشتوں پر ظاہر کرنے کا اِرادہ فرمایا تو اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا تاکہ اسے یہ بتائے کہ اس قدر زہدو عبادت کے باوجود وہ جنت کا مستحق نہیں۔ چنانچہ، فرشتے نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچایا تو اس نیک شخص نے جواب دیا: ''ہمیں تو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے ہمیں عبادت ہی کرنا چاہئے۔'' (اب یہ خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی مرضی ہے کہ محض اپنے کرم سے داخل جنت فرمادے یا عدل کرتے ہوئے جہنّم میں جھونک دے) جب فرشتہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پوچھا: ''میرے بندے نے کیا جواب دیا؟'' عرض کی: ''اے تمام جہانوں کے پروردگار! تو اپنے بندے کے جواب کو

[1]......ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنانے کی خاطر مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب ''بیاناتِ عطاریہ'' میں شامل رسالہ ''برے خاتمے کے اَسباب'' صفحہ 107 تا 146 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

خوب جانتا ہے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: ''جب میرا بندہ میری عبادت سے جی نہیں چُراتا تو میری شانِ کریمی کا تقاضا ہے کہ میں بھی اس سے نظرِ رحمت نہ پھیروں۔ اے فرشتو! گواہ رہو! میں نے اس کی مغفرت فرما دی۔''

حضورِ انور، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''حَاسِبُوْا اَنْفُسَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَ زِنُوْا اَعْمَالَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا یعنی: اس سے پہلے کہ تمہارا حساب ہو اپنا حساب خود کرلو اور اپنے اَعمال کا وزن کرلو قبل اس کے کہ انہیں تولا جائے۔'' (1)

جھوٹی اُمید و آس

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: ''جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ نیک اَعمال اپنائے بغیر جنت میں داخل ہوگا وہ جھوٹی اُمید و آس کا شکار ہے اور جس نے یہ خیال کیا کہ نیک اَعمال کی بھرپور کوشش سے ہی جنت میں داخل ہوگا تو گویا وہ خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مستغنی و بے پرواہ سمجھ بیٹھا ہے۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''اچھے اَعمال کے بغیر جنت کی طلب گناہ سے کم نہیں۔'' (3)

اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہی ارشادِ گرامی ہے کہ ''حقیقی بندگی کی علامت یہ ہے کہ بندہ عمل نہ چھوڑے بلکہ عمل کو اچھا سمجھنا چھوڑ دے۔''

عقلمند اور احمق

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

1 ......سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (ت ٩٠)، الحدیث: ٢٤٦٧، ج٤، ص٢٠٨.

2 ......تفسیر روح البیان، سورة بقرة، تحت الایة: ٢٤٦، ج١، ص٣٨٣.

3 ......تفسیر روح البیان، سورة رعد، تحت الایة: ٢٤٦، ج٤، ص٣٨٨.

''اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَ عَمِلَ لِمَابَعْدَالْمَوْتِ وَ الْاَحْمَقُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَاوَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ

یعنی: عقل منداور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا مُحاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے اور اَحمق و نادان وہ ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور (نفسانی خواہشات وممنوعات کو ترک کئے بغیر) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عفوودرگزر اور جنت کی اُمید رکھے۔'' (1)

حُصولِ علم و مطالعہ کا مقصد

اے پیارے بیٹے!

تم کتنی ہی راتیں جاگ کر حُصولِ علم میں مشغول ومصروف رہے......اور (اس کُتُب بینی کے شوق میں) اپنے اوپر نیند کو حرام کئے رکھا......میں نہیں جانتا کہ تمہاری اس محنت ومشقت کا سبب کیا تھا؟......اگر تمہاری نیت دنیوی ساز وسامان اور مال ودولت حاصل کرنے...... دنیوی منصب اور عہدے پانے......اور ہم عصر لوگوں پر اپنی برتری اور بڑائی ظاہر کرنے کی تھی تو (کان کھول کر سُن لو!) تمہارے لئے ہلاکت وبربادی ہے......اور اگر ان شب بیداریوں میں تمہاری نیت یہ تھی کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری شریعت کا پیغام عام کرو گے......اپنے کردار واَخلاق کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالو گے......اور ہمیشہ برائی کی طرف بُلانے والے نفس اَمّارہ کی شرارتوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرو گے تو تمہیں مُبارک ہو......اور سعادت مندی نصیب ہو۔

کسی شاعر نے سچ ہی کہا ہے:

سَھَرُ الْعُیُوْنِ لِغَیْرِوَجْھِکَ ضَائِعٌ   وَبُکَاؤُھُنَّ لِغَیْرِ فَقْدِکَ بَاطِلٌ

ترجمہ: تیرے رُخِ زیبا کے دیدار کے علاوہ کسی غیر کے لئے ان آنکھوں کا جاگتے رہنا بیکار ہے اور تیرے علاوہ کسی اور کے فِراق میں ان کا رونا باطل وعبث ہے۔

1......سنن الترمذي، کتاب صفة القيامة، باب (ت ٩٠)، الحديث: ٢٤٦٧، ج٤، ص٢٠٨.

اے نورِ نظر!

عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ وَ أَحْبِبْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهٗ وَ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ تُجْزٰى بِہٖ یعنی: جیسے چاہے زندگی گزارو آخر کار تمہیں مرنا ہے......جس سے چاہو محبت کرو ایک نہ ایک دن تم اس سے جدا ہو جاؤ گے......اور جیسا چاہے عمل کرو بالآخر اس کا بدلہ ضرور دیئے جاؤ گے۔

اے لختِ جگر!

علمِ کلام و مُناظرہ، علمِ طبّ، علمِ دَواوین واَشعار، علمِ نُجُوم وعُروض، علمِ نَحْو وصَرْف (جن کے حاصل کرنے کا مقصد اگر دنیوی شُہرت کا حُصُول اورلوگوں پر اپنی بڑائی و برتری کا اِظہار تھا) تو سوائے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں اپنی عُمر کا قیمتی وقت ضائع کرنے کے تیرے ہاتھ کیا آیا؟

میّت سے 40 سُوالات

میں نے اِنجیلِ مُقدّس میں یہ لکھا ہوا پایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشادفرمایا: مِیّت کو چار پائی پر رکھ کر قبر تک لانے کے دوران اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مِیّت سے **40** سُوالات کرتا ہے......ان میں سے پہلا سُوال یہ ہوتا ہے: ''اے میرے بندے! لوگوں کو حسین وجمیل نظر آنے کے لئے برسوں تُو خود کو سنوارتا رہا لیکن جس چیز (یعنی دل) پر میری نظر (رحمت) ہوتی ہے اسے تُو نے ایک لمحہ بھی پاک وصاف نہ کیا۔''

(اے انسان!) ہر روز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیرے دل پر نظرِ کرم فرماتا ہےاور اِرشادفرماتا ہے: ''تو میرے غیر کی خاطر کیا کچھ کر گزرتا ہے......حالانکہ تجھے میری نعمتوں نے گھیر رکھا ہے (پھر بھی میری فرمانبرداری کی طرف مائل نہیں ہوتا؟)......کیا تُو بہرہ ہو چکا ہے؟......کیا تجھے کچھ سنائی نہیں دیتا؟''

غیر مُفید اور بے فائدہ عِلم

اے پیارے بیٹے!

عمل کے بغیر علم پاگل پن اور دیوانگی سے کم نہیں اور علم کے بغیر عمل کی کچھ حیثیت نہیں (1)۔

......(اس بات کو گرہ سے باندھ لو! کہ) جو علم آج تمہیں گناہوں سے دُور کرسکا نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت (وعبادت) کا شوق پیدا کرسکا یہ کل قیامت میں تمہیں جہنم کی (بھڑکتی ہوئی) آگ سے بھی نہیں بچاسکے گا......اگر آج تم نے نیک عمل نہ کیا اور (سستی کو اپنا کر) گزرے ہوئے وقت کا تدارُک نہ کیا، تو کل قیامت میں تمہاری ایک ہی پُکار ہوگی:

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا (پ ۲۱،السّجدہ: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں پھر بھیج کہ نیک عمل کریں۔

تو تجھے جواب دیا جائے گا: ''اے اَحمق ونادان! تو وہیں سے تو آرہا ہے۔''

---

1 ......بغیر علم کے نہ صرف یہ کہ عبادات عموماً درست طریقہ پر ادا ہونے سے رہ جاتی ہیں بلکہ بسا اَوقات بندہ سخت گنہگار ہوتا ہے۔دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 651 صَفحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صفحہ 355 پر مجددِ اعظم، امامِ اہلسنّت حضرت سیِّدُنا اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (متوفی ۱۳۴۰ھ) فرماتے ہیں: ''حدیث میں اِرشاد ہوا: اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِ فِقْہٍ کَالْحِمَارِ فِی الطَّاحُوْنِ (بغیر فقہ کے عابد بننے والا ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا)۔ (کنز العمال، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیہ، الحدیث: ۲۸۷۰۵، ج ۵، الجزء العاشر، ص ۶۱) بغیر فقہ کے عابد بننے والا (فرمایا)، عابد نہ فرمایا بلکہ عابد بننے والا فرمایا یعنی بغیر فقہ کے عبادت ہو ہی نہیں سکتی، جو (بغیر فقہ کے) عابد بنتا ہے وہ ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت شاقہ کرے اور حاصل کچھ نہیں۔''

نیز فقیہِ ملّت، حضرتِ علامہ مفتی جلال الدین اَحمد اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی (متوفی ۱۴۲۱ھ) اس حدیث پاک کے تحت یوں تحریر فرماتے ہیں: ''مطلب یہ ہے کہ جیسے پہلے زمانہ میں آٹا کی چکی کو گدھا چلایا کرتا تھا مگر آٹا کھانے کے لئے اس کو نہیں ملتا تھا ایسے ہی بغیر فقہ یعنی مسائل شرعیہ کی رعایت کے بغیر جو عبادت کی مشقت اٹھاتا ہے اسے کچھ ثواب نہیں ملتا۔'' (علم اور عُلما، ص ۵۸)

اے لختِ جگر!

روح میں ہمت پیدا کرو...... نفس کے خلاف جہاد کرو...... اور موت کو اپنے قریب تر جان...... کیونکہ تمہاری منزل قبر ہے...... اور قبرستان والے ہر لمحہ تمہارے اِنتظار میں ہیں کہ تم کب ان کے پاس پہنچو گے؟...... خبردار! خبردار! بغیر زادِراہ کے ان کے پاس جانے سے ڈرو۔

سعادت منداور بدبخت

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِرشاد فرماتے ہیں: ''یہ جسم پرندوں (یعنی ایسی سعادت مند روحوں) کے لئے پنجرے ہیں (جو ہر لمحہ عالَمِ بالا کی جانب پرواز کے لئے بیتاب رہتی ہیں) یا یہ جسم جانوروں (یعنی ایسی روحوں) کے لئے اَصطبل ہیں (جو نیک اَعمال سے دور ہیں)۔''

پس اپنی ذات میں غور کرو کہ ان دونوں میں سے تمہارا تعلق کس کے ساتھ ہے؟...... اگر تم عالَمِ بالا کی جانب پرواز کے لئے بیتاب پرندوں میں سے ہو تو جب (موت کے وقت) یہ مَسحُور و خوش کُن آواز سنو:

اِرْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ (پ۳۰، الفجر: ۲۸) ترجَمہ کنزُالایمان: اپنے ربّ کی طرف واپس ہو۔

تو فوراً بلندیوں کی طرف پرواز کرکرتے ہوئے جنت کے اعلٰی مقام پر جا پہنچنا۔ چنانچہ، رحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ یعنی: سعد بن معاذ کی موت سے عرشِ رحمٰن (فرحت وشادمانی سے) جھوم اُٹھا۔'' (1)

اور مَعَاذَاللّٰہ اگر تمہارا شمار جانوروں میں ہو جیسا کہ فرمانِ باری تعالٰی ہے:

---

(1)...... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن مُعاذ، الحدیث: ۳۸۰۳، ج۲، ص۵۶۰.

اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ ترجمہ کنزُالایمان: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بڑھ کر گمراہ۔ (پ۹،الاعراف:۱۷۹)

تو ایسی صورت میں اس دنیا سے سیدھا جہنّم کی آگ میں جانے سے بے خوف نہ ہونا۔''

ٹھنڈا پانی دیکھ کر غشی

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں ٹھنڈا پانی پیش کیا گیا۔ پیالہ ہاتھ میں لیتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غشی طاری ہوگئی اور پیالہ دستِ مبارک سے نیچے گر گیا۔ جب کچھ دیر بعد اِفاقہ ہوا تو لوگوں نے پوچھا: ''اے ابُو سعید! آپ کو کیا ہوگیا تھا؟'' فرمایا: ''مجھے دوزخ والوں کی وہ اِلتجائیں یاد آ گئیں جو وہ جنت والوں سے کریں گے:

اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ (پ۸،الاعراف: ۵۰) ترجمہ کنزُالایمان: کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اُس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔ (1)

صرف حُصُولِ عِلم ھی کافی نھیں

اے پیارے بیٹے!

اگر صرف علم حاصل کرنا ہی کافی ہوتا اور اس پر عمل کی ضرورت نہ ہوتی تو صبحِ صادق کے وقت منادی کا یہ اعلان بے فائدہ ہوتا: ''ھَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ ھَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ؟ یعنی: ہے کوئی اپنی حاجت طلب کرنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی گناہوں سے مُعافی چاہنے والا؟'' (2)

1 ......حلیة الاولیاء،سلام بن ابی مطیع،الرقم:۸۳۰۱،ج٦،ص۲۰۳.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل،مسند ابی سعید الخدری،الحدیث:۱۱۲۹۵،ج٤،ص٦۹.

ایک مرتبہ چند صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے حضرت سیّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کا تذکرہ کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''نِعۡمَ الرَّجُلُ عَبۡدُ اللّٰہِ لَوۡ کَانَ یُصَلِّی بِاللَّیۡل۔ یعنی: عبداللّٰہ ایک اچھا شخص ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ تہجّد بھی ادا کرتا۔'' (1)

اور ایک بار تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے اِرشاد فرمایا: ''لَاتُکۡثِرِ النَّوۡمَ بِاللَّیۡلِ فَاِنَّ کَثۡرَۃَ النَّوۡمِ بِاللَّیۡلِ تَدَعُ صَاحِبَہٗ فَقِیۡرًا یَّوۡمَ الۡقِیَامَۃِ یعنی: رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیونکہ شب بھر سونے والا (نفلی عبادات نہ کرنے کے باعث) بروزِ قیامت (نیکیوں کے سلسلے میں) فقیر ہوگا۔'' (2)

اے نورِ نظر!

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان عالیشان: وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ (پ ١٥، بنی اسرائیل: ٧٩) ترجَمہ کنزُ الایمان: اور رات کے کچھ حصّہ میں تہجّد کرو۔ ...... یہ اس کا حکم ہے۔ اور یہ فرمان: وَبِالۡاَسۡحَارِ ہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ۝۱۸ (پ ٢٦، الذاریات: ١٨) ترجمہ کنزُ الایمان: اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔ ...... اس کا شکر ہے۔ (یعنی قبولیتِ توبہ کی دلیل ہے)

اور یہ جو فرمایا گیا: وَالۡمُسۡتَغۡفِرِیۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ ۝۱۷ (پ ٣، آلِ عمران: ١٧) ترجمہ کنزُ الایمان: اور پچھلے پہر سے مُعافی مانگنے والے۔ ...... یہ (اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرنے والوں کا) ذکر ہے۔

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل عبد اللّٰہ بن عمر، الحدیث: ٢٤٧٩، ص ١٣٤٦.

2 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ و شکرھا، فصل فی النوم و آدابہ، الحدیث: ٤٧٤٦، ج ٤، ص ١٨٣.

اللہ تعالٰی کی پسندیدہ آوازیں

حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دل نشین ہے: ''ثَلَاثَةُ اَصْوَاتٍ یُحِبُّهَا اللّٰهُ تَعَالٰی صَوْتَ الدِّیْكِ وَصَوْتَ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَصَوْتَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تین آوازیں پسند ہیں: (۱)......مرغ کی آواز (جو صبح نماز کے لئے جگاتی ہے) (۲)......تلاوتِ قرآنِ پاک کی آواز اور (۳)......صبح سویرے اپنے گناہوں سے مُعافی طلب کرنے والے کی آواز۔'' (1)

فرشتے کی ندا

حضرت سیّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہِ القوی ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک ہوا پیدا فرمائی ہے جو سحری کے وقت چلتی ہے اور اس وقت ذکرِ الٰہی میں مگن اور گناہوں سے مُعافی مانگنے میں مشغول خوش نصیبوں کی آوازوں کو ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرتی ہے۔''

آپ رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ بھی اِرشاد فرمایا کہ ''رات شروع ہونے پر ایک فرشتہ عرش کے نیچے سے یہ ندا دیتا ہے: اب عبادت گزاروں کو اُٹھ جانا چاہیے......تو عبادت گزار کھڑے ہوجاتے ہیں......اور جتنی دیر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے، نوافل ادا کرتے ہیں...... پھر جب آدھی رات گزر جاتی ہے......تو فرشتہ دوبارہ ندا کرتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبرداروں کو اُٹھ جانا چاہیے......تو اِطاعت گزار اپنے بستروں سے اُٹھ کر سحر تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں......اور جب سحر کا وقت ہوتا ہے......تو فرشتہ ایک بار پھر ندا دیتا ہے: اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے مغفرت چاہنے والوں کو بھی اُٹھ جانا چاہیے......تو ایسے خوش نصیب

1 ......فردس الاخبار بمأثور الخطاب، امّ سعد، الحدیث: ۲۵۳۸، ج۲، ص۱۰۱.

اُٹھ جاتے ہیں اور اپنے ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرنا شروع کر دیتے ہیں...... اور جب فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو فرشتہ پکارتا ہے: اے غافلو! اب تو اٹھ جاؤ......تو ایسے لوگ اپنے بستروں سے یوں اُٹھتے ہیں جیسے مردے ہوں جنھیں ان کی قبروں سے نکال کر پھیلا دیا گیا ہے۔''

اے لختِ جگر!

حضرت سیِّدُنا لقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی نصیحتوں میں یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: ''اے نورِ نظر! کہیں مرغ تجھ سے زیادہ عقل مند ثابت نہ ہو کہ وہ تو صبح سویرے اُٹھ کر اَذان دے (اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے) اور تو (غفلت میں) پڑا سوتا رہ جائے۔'' (1)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

لَقَدْ هَتَفَتْ فِيْ جُنْحِ لَيْلٍ حَمَامَةٌ عَلٰى فَنَنٍ وَهُنَاوَاِنِّى لَنَائِمُ

كَذَبْتُ وَبَيْتِ اللّٰهِ لَوْكُنْتُ عَاشِقًا لَمَاسَبَقَتْنِىْ بِالْبُكَاءِ الحَمَائِمُ

وَ اَزْعَمُ اَنِّىْ هَائِمٌ ذُوْصَبَابَةٍ لِرَبِّىْ فَلَا اَبْكِىْ وَ تَبْكِى الْبَهَائِمُ

ترجمہ: (١)...... رات کو فاختہ شاخ پر بیٹھی آوازیں لگاتی ہے اور میں خوابِ غفلت کا شکار ہوں۔

(٢)...... اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اپنے دعویٔ عشق میں جھوٹا ہوں۔ اگر میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا عاشق ہوتا تو فاختائیں رونے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاتیں۔

(٣)......اور میرا گمانِ فاسد تھا کہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے خوب محبت کرنے والا ہوں۔ ہائے افسوس! کہ جانور بھی روتے ہیں اور میں محبتِ الٰہی کا دعویدار ہو کر بھی نہیں روتا۔ (2)

1......الجامع لاحکام القران، سورۂ آل عمران، تحت الاية: ١٧، ج٣، ص ٣١.

2......دیوان الحماسه، باب النسیب، الجزء ٢، ص ٢٣٢.

اِطاعت و عبادت کی حقیقت

اے پیارے بیٹے!

علم کا حاصل یہ ہے کہ تمہیں معلوم ہوجائے کہ اِطاعت وعبادت کیا ہے؟

یاد رکھو کہ اَوامر ونَواہی (یعنی فرض وواجب اور حرام ومکروہ) میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتباع کرنے کا نام اِطاعت وعبادت ہے خواہ ان کا تعلق گفتار سے ہو یا کردار سے...... یعنی تمہارا کچھ بولنا یا نہ بولنا اور کچھ کرنا یا نہ کرنا سب کچھ شریعت کے مطابق ہونا چاہیے...... مثلاً اگر تم عید الفطر کے دن یا اَیَّامِ تشریق (یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام) میں روزے رکھو گے تو گناہ گار ہوگے...... یا غصب شدہ کپڑوں میں نماز پڑھو گے تو گناہ گار ہو گے...... حالانکہ روزہ ہو یا نماز عبادت ہی ہے (مگر شریعت نے اس انداز میں ان کی اِجازت نہیں دی)۔

اے لختِ جگر!

الغرض تمہارے قول وفعل کو شریعت کے مطابق ہونا چاہیے...... کیونکہ جو علم وعمل شریعت کے مطابق نہ ہو گمراہی ہے...... اور (نام نہاد) صوفیوں کی طامات [1] وشطحیات [2] سے دھوکہ نہ کھانا...... اس لئے کہ سُلُوک کی منزلیں تو نفس کی لذتوں اور خواہشات کو مجاہدے

---

1 ...... طامات سے مراد نام نہاد صوفیوں کی وہ تاویلات ہیں جو وہ بغیر کسی شرعی دلیل کے کرتے ہیں۔

2 ...... یہاں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نام نہاد صوفیوں کی شریعت سے ٹکرانے والی باتوں سے بچنے کی نصیحت فرما رہے ہیں: مثلاً ان کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ عشق ومحبت کے لمبے چوڑے دعوے کرنا اور یہ کہنا کہ وہ وصال الی الحق کے مرتبہ پر فائز ہیں وغیرہ وغیرہ۔ شطحیات درحقیقت صوفیوں کی ایک اِصطلاح ہے۔ جس کا اِستعمال گمراہ لوگوں میں عام ہو چکا ہے۔ حالانکہ ایسی باتیں چند سچے صوفیوں سے بھی مروی ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ باتیں عالَمِ مدہوشی میں کیں اور ہوش میں آنے کے بعد ان سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے خود بھی ایسی باتوں کا نہ صرف اِنکار کیا بلکہ توبہ واِستغفار بھی کیا ہے۔ چنانچہ، صوفیوں کے ہاں......

کی تلوار سے کاٹنے سے طے ہوتی ہیں نہ کہ (ان نام نہاد صوفیوں کی) بے سرو پا اور فضول بکواس سے (کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست بننے کے لئے تجھے پیرِ کامل کی تربیت کے مطابق مجاہدہ کرنا پڑے گا۔ جبکہ کسی بے عمل صوفی کی شعبدہ بازیوں سے متاثر ہوکر اسے اپنی کامیابی اور منزل تک رسائی کے لئے کافی قرار دینا سوائے بے وقوفی کے کچھ نہیں) اور اس بات کو بھی بخوبی سمجھ لے! زبان کا بے باک ہونا اور دل کا غفلت وشہوت سے بھرا ہونا اور دنیاوی خیالات ہی میں ڈوبا رہنا شقاوت و بدبختی کی علامت ہے۔ جب تک نفس کی خواہشات کو کامل مجاہدہ وریاضت سے ختم نہیں کرے گا اس وقت تک تیرے دل میں معرفت کے انوار نہیں جگمگائیں گے۔

===
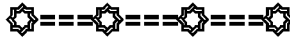
......اِستعمال ہونے والی مختلف اِصطلاحات بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اپنی کتاب "معمولات الابرار" میں لکھتے ہیں کہ صحو (ہشیاری) وسکر (مدہوشی) صوفیائے کرام کی یہ دو مشہور کیفیات ہیں۔ اکثر صوفیہ تو ایسے گزرے ہیں کہ معرفتِ الٰہی ووصالِ حقیقی کی دولت سے مالا مال ہونے کے بعد ان کو منجانب اللّٰہ ایسے وسیع ظرف سے نوازا گیا کہ کیفیات واَحوال سے مغلوب ہوکر دامن ہوش وخرد، ان کے ہاتھ سے نہیں چھوٹا اور ان کی بیداری وہوشیاری میں ایک لمحہ کے لئے بھی فتور نہیں پیدا ہوا۔ یہ لوگ "اَربابِ صحو" کہلاتے ہیں اور بعض وہ مشائخ ہیں جو بادۂ عرفانِ الٰہی سے اس درجہ مخمور وسرشار ہوجاتے ہیں کہ غلبۂ اَحوال وکیفیات میں دامن عقل وہوش تارتار کردیتے ہیں اور دنیائے بیداری وہشیاری سے بیزار ہوکر مستی ومدہوشی کے عالم میں رہتے ہیں۔ ان بزرگوں کو "اَربابِ سکر" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہی مؤخر الذکر بزرگوں سے کبھی کبھی عالم سکر ومستی میں بلا اِختیار بعض ایسے کلمات سرزد ہوجاتے ہیں جو بظاہر خلاف شریعت ہوتے ہیں، ایسے ہی کلمات ومقالات کو اِصطلاحِ صوفیہ میں "شطحیات" کہتے ہیں۔ وہ بزرگ جن سے شطحیات سرزد ہوئیں بہت قلیل تعداد میں ہوئے ہیں اور یہ بھی روایت ہے کہ شطحیات سرزد ہونے کے بعد جب ان کے ہوش وحواس بجا ہوئے ہیں تو انہوں نے نہ صرف ان اَقوال سے لاعلمی کا اِظہار کیا ہے بلکہ اِظہار بیزاری واِستغفار بھی کیا۔

(معمولات الابرار، ص۸۳۔جمالِ کرم لاہور)

بعض باتیں زبان سے بیان نہیں ہوسکتیں

اے پیارے بیٹے!

تم نے بعض ایسے مسائل مجھ سے دریافت کئے ہیں جن کا جواب تحریری اور زبانی طور پر پوری طرح بیان نہیں ہوسکتا......اگر تم اس مرتبہ پر فائز ہوئے تو خود ہی ان کی حقیقت جان لوگے......اور اگر ایسا نہ ہوسکا تو ان کا جاننا محال ہے......کیونکہ ان کا تعلق ذوق سے ہے اور ہر وہ شے جس کا تعلق ذوق سے ہو اسے زبانی بیان نہیں کیا جاسکتا......جیسے میٹھی چیز کی مٹھاس اور کڑوی چیز کی کڑواہٹ کو صرف چکھ کر ہی جانا جاسکتا ہے۔

منقول ہے کہ کسی نامرد نے اپنے دوست کو تحریر کیا کہ وہ اسے مُجامعت کی لذّت سے آگاہ کرے......تو اس کے دوست نے جواباً لکھا کہ میں تو تجھے صرف نامرد سمجھتا تھا اب معلوم ہوا کہ نامرد ہونے کے ساتھ ساتھ تُو بے وقوف بھی ہے......کیونکہ اس لذّت کا تعلق تو ذوق سے ہے اگر تُو قوت مُجامعت پر قادر ہوگیا تو اس کی لذّت سے بھی آشنا ہوجائے گا ورنہ اسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اے لختِ جگر!

تمہارے بعض مسائل تو اِسی قسم کے ہیں جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا لیکن بعض مسائل ایسے بھی ہیں جن کا جواب دیا جاسکتا ہے......اور ہم نے ان مسائل کو اپنی کتاب ''اِحیَاءُ الْعُلُوْم'' وغیرہ میں تفصیل کے ساتھ ذکر کردیا ہے......البتہ یہاں ہم ان میں سے کچھ کا ذکر کرتے ہیں اور بعض کی جانب اِشارہ کرتے ہیں۔

سالک کے لئے ضروری باتیں

سالک (مرید) کے لیے 4 باتیں ضروری ہیں۔

{۱} ایسا صحیح عقیدہ اپنانا جس میں بدعت شامل نہ ہو۔

{۲} ایسی سچّی توبہ کرنا کہ پھر گناہوں کی طرف نہ پلٹے۔

{۳} جو ناراض ہیں انہیں راضی رکھنا تاکہ اس پر کسی کا کوئی حق باقی نہ رہے۔

{۴} اتنا علمِ دین حاصل کرنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کو بہتر طریقے سے ادا کر سکے نیز اس قدر عُلُومِ آخرت کا حصول بھی ضروری ہے جو نجات کا باعث بن سکے۔

چار ہزار اَحادیث میں سے صرف ایک

حضرت سیِّدُنا شیخ شبلی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَلِی نے اِرشاد فرمایا کہ میں نے 400 عُلمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلام کی خدمت میں رہ کر 4 ہزار اَحادیثِ مبارکہ پڑھیں اور پھر ان میں سے صرف ایک حدیث شریف کو منتخب کیا اور اس پر عمل کرنے لگا کیونکہ میں نے اس حدیثِ پاک میں خوب غور و فکر کیا تو عذاب سے چھٹکارا اور اپنی نجات و کامیابی اور عُلُومِ اوّلین و آخرین کو اس میں موجود پایا۔ لہٰذا اس حدیث شریف کو عمل کے لئے کافی سمجھا اور وہ عظیم الشان حدیثِ پاک یہ ہے:

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِرشاد فرمایا: ''اِعْمَلْ لِدُنْیَاكَ بِقَدْرِ مَقَامِكَ فِیْهَا وَاعْمَلْ لِآخِرَتِكَ بِقَدْرِ بَقَاءِكَ فِیْهَا وَاعْمَلْ لِلّٰهِ بِقَدْرِ حَاجَتِكَ اِلَیْهِ وَاعْمَلْ لِلنَّارِ بِقَدْرِ صَبْرِكَ عَلَیْهَا

یعنی: جتنا دُنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کے لئے اور جتنا عرصہ آخرت میں رہنا ہے اتنا آخرت کے لئے عمل کرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل (یعنی عبادت) کر جتنا کہ تُو اس کا محتاج ہے اور دوزخ کی آگ کے لئے اتنا عمل (یعنی گناہ) کر جتنا تو برداشت کر سکے۔'' (1)

اے نورِ نظر!

جب تم اس حدیثِ پاک پر عمل کرو گے تو پھر تمہیں کثرتِ علم کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

30 سالہ دورِطالب علمی کا خُلاصہ

عمل کا جذبہ پانے کے لئے ایک اور حکایت سنو...... حضرت سیِّدُنا حاتم اصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَکَم حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے شاگرد تھے۔ایک دن اُستاذ صاحب نے ان سے دریافت فرمایا: ''آپ 30 سال سے میری صحبت میں ہیں۔ اتنے عرصے میں کیا حاصل کیا؟'' تو حضرت سیِّدُنا حاتم اصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَکَم نے عرض کی: ''میں نے علم کے 8 فوائد حاصل کئے جو میرے لئے کافی ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان پر (اِخلاص و اِستقامت کے ساتھ) عمل کی صورت میں میری نجات ہے۔'' حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے جب ان فوائد کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے وہ فوائد یوں بیان کئے:

{1}...... پہلا فائدہ:

میں نے لوگوں کو بنظرِ غور دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک کا کوئی نہ کوئی محبوب و معشوق ہے جس سے وہ عشق و محبت کا دم بھرتا ہے...... لیکن لوگوں کے محبوب ایسے ہیں کہ ان میں سے کچھ مرض الموت تک ساتھ دیتے ہیں اور کچھ قبر تک...... پھر تمام کے تمام واپس لوٹ

(1)...... تفسیر روح البیان، سورۂ صٓ، تحت الآیۃ: ۲۹، ج۸، ص ۲۵.

جاتے ہیں اور اسے قبر میں تنہا چھوڑ دیتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ قبر میں نہیں جاتا......لہٰذا میں نے غور وفکر کے بعد دل میں کہا: بندے کا سب سے اچھا، محبوب اور بہترین دوست تو وہ ہے جو اس کے ساتھ قبر میں جائے اور وہاں کی وحشت و گھبراہٹ کی گھڑیوں میں اس کا مُونس اور غم خوار ہو......تو مجھے سوائے ''نیک اَعمال'' کے کوئی اس قابل نظر نہ آیا تو میں نے نیک اَعمال کو اپنا محبوب بنالیا تا کہ یہ میرے لئے قبر (کی تاریکیوں) میں چراغ بن جائیں......وہاں میرا دل بہلائیں......اور مجھے تنہا نہ چھوڑیں۔

{2}......دوسرا فائدہ:

میں نے دیکھا کہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور نفسانی خواہشات کی جانب بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں......تو پھر میں نے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عظیم میں غور کیا:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ(۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۴۱) (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۴۰، ۴۱)

ترجَمہ کنزُالایمان: اور وہ جو اپنے ربّ کے حُضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانہ ہے۔

اور میرا ایمان ہے کہ قرآنِ حکیم حق اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا کلام ہے......پس میں نے اپنے نفس کی مخالفت شروع کردی......ریاضت ومجاہدات کی طرف مائل ہوا......اور نفس کی کوئی خواہش پوری نہ کی یہاں تک کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وفرمانبرداری پر راضی ہو گیا اور سرِ تسلیم خم کردیا۔

{3}......تیسرا فائدہ:

میں نے دیکھا کہ ہر آدمی دنیا کا مال و دولت جمع کرنے اور اسے ذخیرہ کرنے میں مشغول ہے......تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ لازوال میں غور کیا:

مَاعِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ وَمَاعِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ ترجَمۂ کنزُالایمان: جوتمہارے پاس ہے ہو چکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔ (پ ١٤،النحل:٩٦)

پس میں نے جو کچھ جمع کیا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے فقرا و مساکین میں تقسیم کر دیا تا کہ یہ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کے پاس ذخیرہ ہو جائے (اور مجھے آخرت میں اس سے فائدہ پہنچے)۔

{4}......چوتھا فائدہ:

میں نے دیکھا کہ بعض لوگوں کے نزدیک شان وشوکت اور عزّت وشرافت قوموں اور قبیلوں کی کثرت (یعنی زیادہ ہونے) میں ہے۔لہٰذا وہ ایسی قوم وقبیلہ سے تعلق رکھنے پر خود کو معزّز ومکرّم سمجھتے ہیں......بعض کا گمان یہ ہے کہ عزت اور شان وشوکت دولت کی فراوانی اور کثرتِ اہل وعیال میں ہے۔ایسے لوگ اپنی دولت اور اَولاد پر فخر کرتے ہیں ......بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنی عزّت وشرافت دوسروں کا مال لوٹنے،ان پر ظلم کرنے اور ان کا خون بہانے میں سمجھتے ہیں......بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مال ضائع کرنے اور اِسراف وفُضول خرچی ہی میں عزّت وبزرگی پوشیدہ ہے...... پھر میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ ذیشان میں غور کیا:

اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰٮكُمۡ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (پ ٢٦،الحجرات:١٣)

تَو میں نے تقوی اور پرہیزگاری کو اِختیار کیا اور پختہ یقین رکھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام حق اور سچ ہے......اور لوگوں کے گمان ونظریات سب جھوٹے اور باطل ہیں۔

{5}......پانچواں فائدہ:

میں نے دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کی برائی بیان کرتے ہیں اور خوب غیبت کا شکار ہوتے ہیں......اس کے اَسباب پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب حسد کی وجہ سے ہو رہا ہے

......اوراس حسد کی اصل وجہ شان وعظمت ، مال ودولت اور علم ہے تو میں نے قرآنِ کریم کی اس آیت مبارکہ میں غور کیا:

نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (پ ۲۵،الزخرف: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے ان میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا۔

تو میں نے اس بات کو بخوبی جان لیا کہ مال ودولت، شان وعظمت کی تقسیم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَزل ہی سے فرمادی ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کے لئے جو چاہا مقدر فرمادیا) اس لئے میں کسی سے حسد نہیں کرتا......اور ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم وتقدیر پر راضی ہوں۔

{6}......چھٹا فائدہ:

میں نے لوگوں پر نگاہ ڈالی تو انہیں ایک دوسرے سے کسی غرض اور سبب کی وجہ سے عداوت ودشمنی کرتے ہوئے پایا......اور میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس مقدس فرمان میں خوب غور کیا:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ (پ ۲۲،فاطر:٦)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔

تو مجھے معلوم ہو گیا کہ سوائے شیطان کے کسی اور سے دشمنی درست نہیں۔

{7}......ساتواں فائدہ:

میں نے دیکھا کہ ہر شخص روزی اور مَعاش کی تلاش میں کافی محنت اور کوشش کے ساتھ سرگرداں ہے......اور اس سلسلے میں حلال وحرام کی بھی تمیز نہیں کرتا...... بلکہ مشکوک اور حرام کمائی کے حُصُول کے لئے ذلیل وخوار ہو رہا ہے......لہٰذا میں نے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالی میں غور کیا:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ ۱۲، ھود: ٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو۔

پس میں نے یقین کرلیا کہ میرا رزق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمۂ کرم پر لے رکھا ہے......تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہو گیا......اور غیر کے خیال کو اپنے دل سے نکال دیا۔

{8}......آٹھواں فائدہ:

میں نے دیکھا کہ ہر شخص کسی نہ کسی پر بھروسا کئے ہوئے ہے......کسی کا بھروسا درہم و دینار پر ہے......کسی کا مال و سلطنت پر......کسی کا صنعت و حرفت پر......اور کوئی تو اپنے جیسے لوگوں پر بھروسا کئے ہوئے ہے......تو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان سے رہنمائی حاصل ہوئی:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾ (پ ۲۸، الطلاق: ۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

پس میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا......وہ مجھے کافی ہے......اور وہ بہترین کارساز ہے۔

جب حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے یہ 8 فوائد سنے تو اِرشاد فرمایا: اے حاتم! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو (اخلاص واستقامت کے ساتھ) ان پر عمل کرنے کی توفیق سے مالا مال فرمائے......میں نے تَورات، اِنجیل، زبُور اور قرآن مجید کی تعلیمات میں غور کیا تو اِن تمام مقدس کتابوں کو ان 8 فوائد پر مشتمل پایا......تو جس خوش نصیب نے ان پر عمل کیا گویا اس نے ان چاروں کتابوں پر عمل کیا۔

مُرشِد کی اَھمیت وضرورت

اے لختِ جگر!

ان دونوں حکایتوں سے تم نے جان لیا ہوگا کہ تمہیں زیادہ اور غیر ضروری علم کی ضرورت نہیں (بلکہ عمل کی ضرورت ہے)......اب میں تمہیں ان اُمور سے آگاہ کرتا ہوں کہ راہِ حق کے سالک (یعنی چلنے والے) پر کون سی باتیں لازم ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کرلو کہ سالک کو رہنمائی اور تربیّت کرنے والے ایک شیخ (یعنی مرشد کامل) کی ضرورت ہوتی ہے......تاکہ وہ اپنی خصوصی تربیت سے مرید کے برے اَخلاق کو جڑ سے ختم کردے اور ان کی جگہ اچھے اَخلاق کا بیج بو دے......تربیت کی مثال بالکل اس طرح ہے جس طرح ایک کسان کھیتی باڑی کے دوران اپنی فصل سے غیر ضروری گھاس اور جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے......تاکہ فصل کی ہریالی اور نشوونما میں کمی نہ آئے......اسی طرح راہِ حق کے سالک کے لئے ایک ایسے مرشد کامل کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے جو اس کی اَحسن طریقے سے تربیت کرے......اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے کی طرف اس کی رہنمائی کرے......ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے انبیاء ورُسُل عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اس لئے مَبعُوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راستہ بتائیں......مگر جب آخری رسول، حضور خاتم النبین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس جہان سے پردہ فرما گئے (اور نُبُوَّت ورسالت کا سلسلہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ختم ہوا) تو اس منصبِ جلیل کو خلفائے راشدین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے بطورِ نائب سنبھال لیا......اور لوگوں کو راہِ حق پر لانے کی سعی وکوشش فرماتے رہے۔

پیرِ کامل کا عالم ہونا ضروری ہے:

یاد رہے کہ حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نائب ہونے کے لئے ''پیرِ کامل'' کا عالم ہونا شرط ہے......لیکن اس بات کا بھی خیال رہے کہ ہر عالم حضورِ تاجدارِ دو جہاں، مکی مدنی سلطان صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نائب بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ (1)

---

(1)......دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 137 صَفحات پر مشتمل کتاب ''آدابِ مرشدِ کامل'' کے صَفحہ 14 تا 16 پر ہے: سَیِّدی اعلیٰ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوی افریقہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرشد کی دو قسمیں ہیں: {۱} مُرْشِدِ اِتّصال {۲} مُرْشِدِ اِیْصال۔

{۱} مُرْشِدِ اِتّصال یعنی جس کے ہاتھ پر بَیْعَت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پُر نور سَیِّد المرسلین صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک مُتَّصِل ہوجائے اس کے لئے چار شرائط ہیں: پہلی شَرْط: مرشد کا سلسلہ بااتّصال صحیح (یعنی دُرُست واسطوں کیساتھ تعلق) حضورِ اَقدس صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہو۔ بیچ میں مُنْقَطِع (یعنی جُدا) نہ ہو کہ مُنْقَطِع کے ذریعہ اِتّصال (یعنی تعلق) ناممکن ہے......بعض لوگ بلا بَیْعَت (یعنی بغیر مرید ہوئے)، مَحض بزُعمِ وراثت (یعنی وارث ہونے کے گمان میں) اپنے باپ دادا کے سَجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا......بَیْعَت کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی، بلا اِذْن (بغیر اجازت) مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا......سلسلہ ہی وہ ہو کہ قَطْع کر دیا گیا، اس میں فیض نہ رکھا گیا، لوگ برائے ہَوَس اس میں اِذْن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں یا......سلسلہ فی نفسہٖ صحیح تھا مگر بیچ میں ایسا کوئی شخص واقعہ ہوا جو بوجہ اِنْتِفائے بعض شرائط قابلِ بیعت نہ تھا......اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں مُنْقَطِع (یعنی جُدا) ہے......ان تمام صورتوں میں اس بَیْعَت سے ہر گز اِتّصال (یعنی تعلق) حاصل نہ ہوگا۔ (بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مَت جدا ہے)۔ دوسری شَرْط: مرشد سُنّی صحیح العقیدہ ہو۔ بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رُسُولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک......آج کل بہُت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں کہ جو بَیْعَت کے سرے سے منکر و دشمنِ اَولیاء ہیں، مکاری کے ساتھ پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے......ہوشیار! خبردار! احتیاط! احتیاط! تیسری شَرْط: مرشد عالم ہو۔ یعنی کم از کم اتنا عِلْم ضَروری ہے کہ بلا کسی اِمداد کے اپنی ضَروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے......کُتُب بینی (یعنی مطالَعہ کرکے) اور اَفواہِ رِجال (یعنی لوگوں سے سن سن کر) بھی عالم بن سکتا ہے (مطلب یہ ہے کہ فارغُ التحصیل ہونے کی سَنَد نہ شرط ہے نہ کافی بلکہ عِلْم ہونا چاہئے)......عِلْمِ فِقْہ (یعنی اَحکامِ شریعَت) اس کی اپنی ضَرورت کے قابِل کافی......اور عقائدِ اہلسنت سے......

پیر کامل کے 26 اَوصاف:

اب ہم ''پیر کامل'' کی بعض علامات مختصراً ذکر کرتے ہیں تاکہ ہر کوئی ''پیر کامل'' ہونے کا دعویٰ نہ کرے:

{1 }...... ''پیر کامل'' وہی ہے جس کے دل میں دنیا کی محبت اور عزّت و مرتبے کی چاہت نہ ہو۔ {2 }...... وہ ایسے مرشدِ کامل سے بیعت ہو جو نورِ بصیرت سے مالا مال ہو۔ {3 }......اس کا سلسلہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک متّصل اور ملا ہوا ہو۔ {4 }......نیک اَعمال بجالانے والا ہو۔ {5 }......ریاضتِ نفس کا عادی ہو۔ {6 }......یعنی کم کھانے {7 }......کم سونے {8 }......کم بولنے {9 }......کثرتِ نوافل {10 }......زیادہ روزے رکھنے اور {11 }......خوب صدقہ وخیرات کرنے جیسے نیک اَعمال کرنے والا ہو۔ {12 }...... نیز وہ ''پیر کامل'' اپنے شیخ کی کامل اِتباع کے سبب صبر {13 }......نماز {14 }......شکر {15 }......تَوَکُّل {16 }......یقین {17 }......سخاوت {18 }......قناعت {19 }......طمانیت نفس {20 }......حِلم {21 }......تواضع {22 }......علم {23 }......صدق {24 }......وفا

......لازمی پورا واقف ہو...... کُفر و اسلام، گمراہی و ہدایت کے فرق کا خوب عارِف (یعنی جاننے والا) ہو۔ چوتھی شرط: مرشِد فاسِق مُعلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔ اس شرط پر حُصولِ اِتّصال کا تَوَقُّف نہیں یعنی حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعلق کا دارومَدار اس شرط پر نہیں...... کہ فُجُور وفِسْق باعثِ فِسخ (منسوخ ہونے کا سبب) نہیں...... مگر پیر کی تعظیم لازِم ہے اور فاسق کی توہین واجب اور دونوں کا اِجتماع باطل (''اسے اِمامت کے لئے آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور شَرِیعت میں اس کی توہین واجب ہے)۔''

{٢ }مُرشِدِ اِیصال یعنی شرائطِ مذکورہ (یعنی جن شرائط کا ذکر کیا گیا) کے ساتھ (١) مَفاسِدِ نَفْس (نفس کے فتنوں) (٢) مَکائدِ شیطان (شیطانی چالوں) اور (٣) مَصائدِ ھوا (نفس کے جالوں) سے آگاہ ہو (٤) دوسرے کی تربیت جانتا ہو (٥) اپنے مُتَوَسِّل پر شفقت تامہ۔ رکھتا ہو کہ اس کے عُیُوب پر اسے مطّلع کرے ان کا علاج بتائے اور (٦) جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں انہیں حل فرمائے۔ (فتاوی افریقہ، ص ١٣٨)

{25 }......حیااور {۲۶ }......وقار وسکون جیسے پسندیدہ اَوصاف کا پیکر ہو۔

پس جو''**پیر کامل**''ان اَوصاف سے متصف ہو وہ حضور پرنور، شافعِ یوم النشور صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انوارِ مبارکہ میں سے ایک نور بن جاتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کی اِقتدا کی جائے۔ ایسے''**پیرو مرشد**'' کا ملنا بہت ہی مشکل ہے......اور اگر (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور) خوش قسمتی وسعادت مندی ساتھ دے اور ان اَوصاف کے حامل''**پیر کامل**'' تک رسائی ہو جائے اور وہ''**پیر کامل**'' بھی اسے اپنے مریدوں میں قبول فرما لے......تو اب اس مرید کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ اپنے''**پیر کامل**'' کا ظاہر اور باطن ہر طرح سے اَدب واِحترام بجالائے۔

پیرومرشد کا ظاہری اِحترام:

پیرومرشد کا ظاہری اَدب واِحترام یہ ہے کہ

۞......مرید شیخ سے بحث ومباحثہ کرے نہ اس کی کسی بات پر اِعتراض کرے اگرچہ اس کے ناقص علم کے مطابق شیخ غلطی پر ہو (بس اسے اپنی کم فہمی سمجھے)۔

۞......شیخ کے سامنے کچھ بچھا کر نہ بیٹھے (کہ نمایاں نظر آئے بلکہ عجز وانکساری کا پیکر بنا رہے)۔ البتہ فرض نمازوں کے وقت مُصلّٰی بچھا سکتا ہے اور نماز سے فارغ ہوتے ہی فوراً لپیٹ دے۔

۞......شیخ کی موجودگی میں کثرتِ نوافل سے گریز کرے (اور پیر کامل کی صحبت وخدمت کو بہت بڑی سعادت سمجھے)۔

۞......شیخ کے ہر حکم پر اپنی وسعت وطاقت کے مطابق عمل کرے۔

پیرومرشد کا باطنی اِحترام:

باطنی اِحترام یہ ہے کہ سالک پیرومرشد کی موجودگی میں جو باتیں سن کر قبول کر لے

ان کی غیر موجودگی میں اپنے قول اور فعل سے ان کا اِنکار نہ کرے ورنہ منافق کہلائے گا۔ اگر ایسا نہیں کرسکتا تو بہتر ہے کہ شیخ کی صحبت سے کنارہ کش ہو جائے یہاں تک کہ اس کا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے۔

بدعقیدہ لوگوں کی صحبت سے پرہیز:

سالک و مرید کو چاہئے کہ برے اور بدعقیدہ لوگوں کی صحبت سے دور رہے تاکہ دل سے شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کے وسوسے دور رہیں...... کہ شیطان کے شر سے دل کو پاک رکھنے کا یہی طریقہ ہے...... اور (مرید کو چاہئے کہ) ہر حال میں فقیری کو امیری پر ترجیح دے۔

تصوف کی حقیقت

جان لو! تَصَوُّف کی دو اَہم خصلتیں ہیں: (۱)...... اِستقامت (۲)...... حسن اَخلاق۔ پس جس نے اِستِقامت اِختیار کی اور لوگوں سے بُردباری اور خوش اَخلاقی سے پیش آیا تو وہ صوفی ہے۔

{1}...... اِستقامت سے مراد یہ ہے کہ نفسانی خواہش کو اپنے ہی نفس کی (اُخروی) بھلائی کے لئے قربان کردے۔

{2}...... اور لوگوں کے ساتھ حسن اَخلاق سے مراد یہ ہے کہ ان پر اپنے نفس کی خواہش اور مرضی مسلط نہ کرے بلکہ نفس کو ان کی خواہش اور مرضی کے مطابق چلائے جب تک کہ وہ شریعت کی مخالفت نہ کریں (کیونکہ شریعت کی خلاف ورزی اور گناہ و نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں)۔

بندگی کی حقیقت

اے لختِ جگر!

تم نے مجھ سے بندگی کے متعلق بھی دریافت کیا ہے تو جان لو کہ بندگی تین چیزوں کا نام ہے:

{1}......اَحکامِ شریعت کی پابندی کرنا۔

{2}...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم اور تقدیر پر راضی رہنا۔

{3}......رضائے رب الانام کی طلب میں اپنی خوشی قربان کر دینا۔

توکل کی حقیقت

تمہارا ایک سوال تَـوَکُّـل سے متعلق ہے......توکل یہ ہے کہ تم اس بات پر پختہ یقین رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو وعدہ فرمایا ہے یعنی جو کچھ تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ ہر حال میں تمہیں مل کر رہے گا......چاہے پوری دنیا اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے ......لیکن جو تمہاری تقدیر میں نہیں لکھا اس (کو حاصل کرنے) کے لئے تم اور سارا جہاں مل کر جتنی چاہے کوشش کر لو تمہیں اس سے کچھ نہیں ملے گا۔

اِخلاص کی حقیقت

تم نے یہ بھی پوچھا ہے کہ اِخلاص کیا ہے؟......اِخلاص یہ ہے کہ تمہارا ہر عمل صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ہو......اور اس عمل کے سبب تم لوگوں کی تعریف وتوصیف سے راحت محسوس کرو نہ ہی تمہیں ان کی مذمّت کی پرواہ ہو۔

ریاکاری اور اس کا علاج:

یاد رکھو! ریاکاری مخلوق کو بڑا سمجھنے کے سبب پیدا ہوتی ہے......اس کا علاج یہ ہے کہ تم لوگوں کو قدرتِ الٰہی کے سامنے مُسَخَّر (یعنی تابع) خیال کرو......اور دکھاوے سے بچنے کی خاطر انہیں جمادات (یعنی پتھروں) جیسا سمجھو کہ یہ ان کی طرح نفع ونقصان پہنچانے پر قادر نہیں......کیونکہ جب تک تم لوگوں کو نفع ونقصان پر قادر سمجھتے رہو گے ریاکاری جیسے خطرناک مرض سے نہیں بچ سکتے۔

علم پر عمل کی بَرَکت

اے نورِ نظر!

تیرے باقی سوالات ایسے ہیں جن میں سے کچھ کے جوابات ہماری تصانیف (یعنی اِحْیَاءُ الْعُلُوْم اور مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن وغیرہ) میں لکھے ہوئے ہیں......ان کو وہاں سے تلاش کرلو...... اور کچھ سوال ایسے ہیں جن کا جواب لکھنا ممنوع ہے......لہٰذا جتنا علم تمہارے پاس ہے اس پرعمل کرو تا کہ جو نہیں جانتے وہ بھی تم پر ظاہر و منکشف ہو جائے......چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنزّہٌ عنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبُو دار ہے کہ ''مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَہُ اللّٰہُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ یعنی: جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے وہ علم بھی عطا فرما دے گا جو وہ نہیں جانتا۔'' (1)

اے لختِ جگر!

آج کے بعد تمہیں جو بھی مشکل پیش آئے تو مجھ سے صرف دل کی زبان سے پوچھنا ......چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (پ٢٦، الحجرات: ٥)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔

اور حضرت سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کے اس اِرشادِ پاک سے نصیحت حاصل کرو:

فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ (پ١٥، الکھف: ٧٠)

ترجمۂ کنزُ الایمان: تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔

(1)......حلیة الاولیاء، احمد بن ابی الحواری، الرقم: ١٤٣٢٠، ج١٠، ص١٣.

پیارے بیٹے!

جلد بازی نہ کرنا...... جب مناسب وقت آئے گا سب کچھ تم پر کھول دیا جائے گا......
اور تم دیکھ لوگے...... چنانچہ، اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا مجھ سے جلدی نہ کرو۔ (پ ۱۷، الانبیاء: ۳۷)

لہٰذا وقت سے پہلے ایسے سوالات مت پوچھو!......اور یقین رکھو کہ (راہِ حق پر) چلتے رہنے سے آخرکار منزلِ مقصود تک پہنچ ہی جاؤ گے...... چنانچہ، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا ترجمۂ کنزُ الایمان: اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے۔ (پ ۲۱، روم: ۹)

اے نورِ نظر!

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت وجلال کی قسم! اگر تم راہِ حق پر چلتے رہے تو ہر منزل پر عجائبات دیکھو گے......اور جان ودل کی بازی لگا دو کیونکہ اس راہ کی اصل جان قربان کرنا ہی ہے ......حضرت سیِّدُنا ذوالنُّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنے ایک شاگرد سے اِرشاد فرمایا: ''اگر جان کی بازی لگانے کی ہمّت ہے تو (گروہِ صوفیا میں) آجاؤ......ورنہ صوفیا والی گمنامی وترکِ دنیا کے معاملے کی طرف مت آؤ۔

آٹھ اَھم مدنی پھول

اے جانِ عزیز!

میں تمہیں 8 باتوں کی نصیحت کرتا ہوں ان کو قبول کرلو کہیں ایسا نہ ہو کہ میدانِ حشر میں تمہارا علم تمہارا دشمن بن جائے......ان 8 باتوں میں سے 4 پر عمل کرنا اور 4 کو چھوڑ دینا۔

جن 4 باتوں سے دوری لازم ہے

{1}......پہلی نصیحت:

مناظرہ سے اِجتناب: جہاں تک ہو سکے کسی سے کسی مسئلہ میں مناظرہ (اور بحث و مباحثہ) نہ کرنا کیونکہ اس میں بہت ساری آفتیں و مصیبتیں ہیں......اس کا نقصان، فائدے سے زیادہ ہے......اس لئے کہ بحث و مباحثہ سے ریا، تکبّر، حسد، کینہ، بغض و عداوت، دشمنی اور فخر جیسی مذموم اور بُری عادات پیدا ہوتی ہیں۔

مناظرے کی اِجازت کب ہے؟

اگر تمہارا کسی شخص یا کسی قوم سے کسی مسئلہ میں اِختلاف ہو جائے......اور تمہارا اِرادہ حق کو ظاہر کرنا ہو......کہ خاموش رہنے کی وجہ سے کہیں حق ضائع نہ ہو جائے......تو اب مناظرے و گفتگو کی اِجازت ہے......مگر یاد رکھو کہ اِرادے اور نیّت کے درست ہونے کی دو علامات ہیں: (1)...... یہ فرق نہ کرنا کہ حق تمہاری زبان سے ظاہر ہوتا ہے یا کسی دوسرے کی۔(2)......کثیر مجمع کے بجائے تنہائی میں اس مسئلے پر بحث کو بہتر سمجھنا۔(اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو یقین کر لینا کہ شیطان لعین اس بظاہر نیک کام کی آڑ میں تمہیں کافی سارے خطرات و مشکلات میں پھنسانا چاہتا ہے)۔

قلبی اَمراض میں مبتلا مریض:

اب میں ایک بہت اَہم بات بتاتا ہوں اسے توجّہ کے ساتھ سنو!......مشکلات و مسائل کے بارے میں سُوال کرنا گویا طبیب کے سامنے دل کی بیماری بیان کرنا ہے......اور اس کا جواب دینا گویا دل کی بیماری کی اِصلاح کے لئے کوشش کرنا ہے......یاد رکھو کہ جاہل لوگ دل کے مریض ہیں اور علمائے کرام طبیب اور حکیم کی مانند ہیں......ناقص عالم صحیح علاج

نہیں کرسکتا اور کامل عالم بھی ہر مریض کا علاج نہیں کرتا...... بلکہ اسی مریض کا علاج کرتا ہے جس کے بارے میں امیدِ غالب ہو کہ وہ تجاویز وعلاج قبول کرے گا......اور اگر مریض کی بیماری پرانی اور دائمی ہو تو اس کا مرض علاج قبول نہیں کرتا......لہٰذا سمجھدار طبیب وہ ہے جو اس موقع پر کہہ دے کہ ''یہ مریض علاج قبول نہیں کرے گا''......کیونکہ ایسے کو دوا دینے میں مشغول ہونا قیمتی عمر ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

جاہل مریضوں کی 4 اَقسام:

جہالت میں مبتلا مریضوں کی 4 قسمیں ہیں:......جن میں سے ایک کا علاج ممکن ہے ......اور باقی 3 لاعلاج ہیں۔

(۱)...... پہلا مریض:

حسد کا شکار: نا قابل علاج مریضوں میں سے پہلا مریض وہ ہے جس کا سوال اور اِعتراض بغض وحسد کی غرض سے ہوتا ہے......تم جب بھی اسے بڑے اچھے طریقے اور نہایت ہی فصاحت ووضاحت سے جواب دو گے......تو تمہارے جواب سے اس کے بغض وعداوت اور حسد میں مزید اِضافہ ہی ہوتا جائے گا......لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اس کا جواب نہ دو ......جیسا کہ کہا گیا ہے:

كُلُّ الْعَدَاوَةِ قَدْ تُرْجٰى اِزَالَتُهَا　　اِلَّا عَدَاوَةَ مَنْ عَادَاكَ عَنْ حَسَدٍ

ترجمہ: ہر عداوت کے خاتمے کی اُمید کی جاسکتی ہے۔مگر جس دشمنی کی بنیاد حسد پر ہو اس کا خاتمہ ممکن نہیں۔

پس ایسے مریض کو اس کے حال پر چھوڑ دو......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ (پ ۲۷، النجم: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی۔

حاسد اپنے ہر قول اور فعل سے اپنے علم کی کھیتی کو جلاتا ہے۔ چنانچہ،

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیاحِ اَفلاک صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَب یعنی: حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔'' (1)

(۲)......دوسرا مریض:

حماقت کا شکار: نا قابل علاج مریضوں میں سے دوسرا وہ ہے جس کی بیماری کا سبب حماقت ہو...... کیونکہ حماقت کا علاج بھی ممکن نہیں...... جیسا کہ حضرت سیّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ارشادِ مبارک ہے: ''اِنِّی مَاعَجَزْتُ عَنْ اِحْیَاءِ الْمَوْتٰی وَقَدْ عَجَزْتُ مِنْ مُعَالَجَۃِ الْاَحْمَق یعنی: میں مردوں کو تو زندہ کرسکتا ہوں مگر اَحمق کا علاج نہیں کرسکتا۔''...... اَحمق انسان کچھ عرصہ طلبِ علم میں مشغول ہوتا ہے اور چند شرعی اور عقلی علوم حاصل کر کے اپنی حماقت کے باعث اُن جیّد علمائے کرام پر سوالات و اِعتراضات کرنے لگتا ہے جنہوں نے اپنی عمرِ عزیز عُلُومِ شرعیّہ وعقلیّہ کی خدمت میں صرف کی ہوتی ہے۔

حقیقت سے نا آشنا یہ اَحمق گمان کرتا ہے کہ ''جو بات میں نہ سمجھ سکا ہر بڑا عالم اس کے سمجھنے سے قاصر ہے۔''...... پس اس اَحمق کو جب اتنا بھی علم نہیں تو اس کا اِعتراض سراسر حماقت و نادانی پر ہی مشتمل ہوگا...... لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے سوال کا جواب نہ دیا جائے۔

(۳)......تیسرا مریض:

کم عقلی کا شکار: تیسری قسم کا لا علاج مریض وہ ہے جو حق کا مُتلاشی ہو...... بزرگوں کی

---

1 ......سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحسد، الحدیث: ٤٢١٠، ج٤، ص٤٧٣.

جن باتوں کو سمجھ نہیں پاتا ان کو اپنی کوتاہ فہمی کا نتیجہ قرار دیتا ہے......اور اس کا سُوال سیکھنے کی غرض سے ہوتا ہے......لیکن کند ذہن اور کم عقل ہونے کے باعث حقیقت جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا......لہٰذا ایسے شخص کو بھی جواب نہ دینے ہی میں عافیت ہے......جیسا کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِم یعنی: ہم گروہِ انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کریں۔'' (1)

(۴)......چوتھا مریض:

نصیحت کا طلبگار: چوتھی قسم کے مریض کا علاج ممکن ہے...... یہ ایسا مریض ہے جو رُشد و ہدایت کا طلب گار ہو...... عقل مند اور معاملہ فہم ہو......حسد اور غضب وغصّہ اس پر غالب نہ ہوں ......شہوت و نفس پرستی، جاہ وجلال اور مال و دولت کی محبت سے اس کا دل خالی ہو ......راہِ حق اور سیدھے راستے کا طالب ہو......اس کا سوال اور اِعتراض حسد، پریشان کرنے اور آزمائش کی وجہ سے نہ ہو......تو ایسے آدمی کا مرض (یعنی جہالت) قابل علاج ہے......جائز ہے کہ ایسے شخص کے سوال کا جواب دیا جائے...... بلکہ اس کا مسئلہ حل کرنا واجب ہے۔

وعظ و بیان کی حقیقت

{2}......دوسری نصیحت:

جن 4 باتوں سے دور رہنا ضروری ہے ان میں سے دوسری یہ ہے کہ (خواہشِ نفسانی کی وجہ سے) واعظ و ناصح بننے سے اجتناب کرنا...... کیونکہ اس میں بڑی آفتیں اور نقصان ہیں ......ہاں! جب اپنے کہے پر خود عمل کرنے لگو تو اس وقت لوگوں کو وعظ کر سکتے ہو (کیونکہ

(1)......تفسیر السلمی، سورۃ النحل، تحت الآیۃ: ١٢٥، ج ١، ص ٣٧٧.

باعمل با اثر ہوتا ہے)......اور خوب غور کرو اس فرمانِ عالیشان میں جو حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا گیا:''یَاابْنَ مَرْیَمَ اِعِظْ نَفْسَکَ فَاِنِ اتَّعَظْتَ فَعِظِ النَّاسَ وَاِلَّا فَاسْتَحِیِیْ مِنْ رَّبِّكَ یعنی: اے ابن مریم! اپنے آپ کو نصیحت کرو۔ اگر تم نے نصیحت قبول کر لی تو پھر لوگوں کو نصیحت کرنا ورنہ اپنے رب سے حیا کرو۔'' (1)

وعظ و نصیحت میں دو باتوں سے پرہیز:

اگر تمہیں وعظ و بیان کرنا ہی پڑے تو دو باتوں سے اِجتناب کرنا:

{1}......**پہلی بات:** وعظ و بیان میں خوش کن عبارات......بے فائدہ اِشارات......غیر مستند واقعات......اور فضول شعر و شاعری کے ذریعے تَصَنُّع اور بناوٹ سے پرہیز کرنا......کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تَصَنُّع اور بناوٹ سے کام لینے والوں کو ناپسند فرماتا ہے......اور کلام میں تَکَلُّف یا نُمود و نُمائش کا حد سے تجاوُز کرنا باطن کے خراب ہونے اور دل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے......بیان کا مقصد (اپنی قابلیت کا اِظہار نہیں بلکہ) یہ ہے کہ سننے والا آخرت کی تکالیف و عذاب اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں ہونے والی کوتاہیاں یاد کرے......اپنی عمر کے بے کار کاموں میں ضائع ہونے پر اَفسوس کرے......اور پیش آنے والے دشوار گزار مراحل کے بارے میں غور و فکر کرے کہ (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ) اگر اِیمان پر خاتمہ نہ ہوا تو کیا بنے گا؟......مَلَكُ الموت (حضرت سیِّدُنا عزرائیل) عَلَیْہِ السَّلَام جب روح قبض فرمائیں گے تو حالت کیسی ہوگی؟......کیا مُنکَر نکیر کے سوالوں کے جوابات دینے کی طاقت و ہمّت ہے؟ ......کیا قیامت کے دن اور حشر کے میدان میں اپنی حالت کی بہتری کا اِہتمام کرلیا ہے؟ ......اور کیا پُلِ صِراط کو آسانی سے پار کرلے گا یا ''ھَاوِیَه'' (یعنی نارِ دوزخ) میں گر جائے گا؟

---

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، من مواعظ عیسی، الحدیث: ۳۰۰، ص۹۳.

الغرض بیان سننے والے کے دل میں بیان کردہ معاملات کی یاد ہمیشہ آتی رہے...... اوراسے بے قرار کرتی رہے......تو ایسے جذبات کے جوش......اوران مَصائب وآلام پر رونے کا نام''بیان'' ہے......اور لوگوں کو ان معاملات کی طرف توجہ دلانا......اوران کی کوتاہیوں پر انہیں تنبیہ کرتے ہوئے ان کے عیبوں سے انہیں آگاہ کرنا......اس طرح ہو کہ اِجتماع میں بیٹھے لوگوں پر رِقّت طاری ہو......اور (قبر وحشر کے) یہ مصائب وآلام انہیں اَفسردہ وغمزدہ کردیں......تاکہ جہاں تک ہوسکے وہ (نیکیاں کر کے) گزری ہوئی عمر کی تلافی کریں......اور جو اَیام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں بسر کئے ان پر خوب حسرت وپشیمانی کا اِظہار کریں......اس طریقے پر جامع کلام کو''وعظ'' کہا جاتا ہے۔

مثلاً: اگر دریا میں طغیانی ہو اور سیلاب کا رخ کسی کے گھر کی طرف ہو......اور اِتفاق سے وہ اپنے اَہل خانہ سمیت گھر میں موجود ہو......تو یقیناً تم یہی کہو گے: بچو! جلدی کرو! ......ان خطرناک لہروں سے بچنے کی کوشش کرو......اور کیا تیرا دل یہ چاہے گا کہ اس نازک و پرخطر موقع پر صاحب خانہ کو پُرتکلُّف عبارات...... تَصَنُّع و بناوٹ سے بھرپور نکات اور اِشاروں سے خبر دے؟......ظاہر ہے تُو ایسا کبھی نہیں چاہے گا......(اور نہ ہی ایسی نادانی اور بے وقوفی کا مظاہرہ کرے گا) پس یہی حال واعِظ و مُبلِّغ کا ہے......اسے بھی چاہئے کہ وہ پُرتکلُّف عبارات اور تَصَنُّع و بناوٹ سے پرہیز کرے۔

{2}......دوسری بات: وعظ و بیان کرنے میں ہرگز تمہاری نیت اور خواہش یہ نہ ہو کہ لوگوں میں واہ واہ کے نعرے بلند ہوں......ان پر وجد کی کیفیت طاری ہو......وہ گریباں چاک کردیں......اور ہر طرف یہ شور ہو کہ کیسی زبردست محفل ہے......کیونکہ ایسی خواہش دنیا کی طرف جھکاؤ اور ریاکاری کی علامت ہے......جو حق سے غافل ہونے کی وجہ سے پیدا

ہوتی ہے...... بلکہ تمہارا اعزم وارادہ یہ ہونا چاہئے کہ (تم اپنے وعظ وبیان کے ذریعے) لوگوں کو دنیا سے آخرت کی طرف راغب کردو...... گناہوں سے نیکیوں کی طرف...... حرص ولالچ سے زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کی طرف...... بخل وکنجوسی سے سخاوت کی طرف...... دنیا کے دھوکے سے تقویٰ وپرہیز گاری کی طرف ......(ریاکاری سے اِخلاص کی طرف...... تکبر سے عاجزی واِنکساری کی طرف...... اور غفلت سے بیداری کی طرف) مائل کرنے کی کوشش کرو...... ان کے دلوں میں آخرت کی محبت پیدا کرکے دنیا کو ان کی نظروں میں ہیچ (یعنی قابل نفرت) بنادو ......اور انہیں عبادت اور زہد کے علم سے مالا مال کردو...... کیونکہ انسان کی طبیعت میں اس بات کا غلبہ ہے کہ وہ شریعت مطہّرہ کی سیدھی راہ سے پھر کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں اور بیہودہ عادات واَطوار میں جلد مشغول ہوجاتا ہے۔

لہٰذا لوگوں کے دلوں میں خوفِ خدا اور تقویٰ وپرہیز گاری پیدا کرو...... اور انہیں (وقتِ نزع اور قبر وآخرت میں) پیش آنے والے خطرات ومشکلات سے ہر ممکن طریقے سے ڈرانے کی کوشش کرو...... شاید ایسا کرنے سے ان کے ظاہری وباطنی مُعاملات میں تبدیلی رُونما ہو...... اور وہ (سچّی توبہ کرکے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت واِطاعت میں شوق ورغبت اپنائیں ......اور معصیت ونافرمانی سے بیزاری اِختیار کریں کہ یہی وعظ وبیان کا طریقہ ہے۔

ہر وہ وعظ وبیان جس میں یہ خوبیاں نہ ہوں تو وہ واعِظ ومُبلِّغ اور سننے والوں کے لئے وبال کا باعث ہے...... بلکہ یہاں تک منقول ہے کہ ایسا واعظ رنگ بدلنے والا جن اور شیطان ہے جو لوگوں کو سیدھی راہ سے دور کرکے انہیں ہلاکت ورسوائی اور تباہی وبربادی کے گڑھے میں پھینک دیتا ہے...... پس لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے واعظ سے دور بھاگیں کیونکہ دین کو جتنا نقصان ایسے واعظ پہنچاتے ہیں اتنا شیطان بھی نہیں پہنچاتا...... لہٰذا

جوقدرت وطاقت رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے (فتنہ وفساد پھیلانے والے) واعظ کو مسلمانوں کے منبر سے نیچے اُتار دے اور اسے ایسا (وعظ وبیان) کرنے سے روک دے ...... کیونکہ ایسا کرنا بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے) میں داخل ہے۔

اُمرا سے میل جول کا نقصان

{3}......تیسری نصیحت:

جن چار باتوں سے دور رہنا ہے ان میں سے تیسری یہ ہے کہ تم اُمرا وسلاطین سے میل جول رکھو نہ ان کو دیکھو...... کیونکہ ان کی طرف دیکھنا...... ان کے پاس بیٹھنا...... ان کی ہم نشینی اِختیار کرنا بہت بڑی آفت ہے...... اور اگر کبھی ان کے ساتھ مل بیٹھنے کا اتفاق ہو تو ہرگز ہرگز ان کی تعریف وتوصیف نہ کرنا...... اس لئے کہ جب کسی ظالم اور فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سخت ناراض ہوتا ہے...... اور جو ظالموں اور فاسقوں کی درازیٔ عمر کی دعا کرتا ہے (نَعُوْذُ بِاللّٰه) وہ چاہتا ہے کہ زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہو۔

اُمرا کے تحفے یا شیطان کا وار؟

{4}......چوتھی نصیحت:

ممانعت والی باتوں میں سے آخری یہ ہے کہ اُمرا (حاکموں اور سرداروں) سے کسی قسم کے تحائف ونذرانے قبول نہ کرنا...... اگرچہ تمہیں معلوم ہو کہ یہ حلال کی کمائی سے پیش کئے گئے ہیں...... اس لئے کہ ایسے لوگوں سے لالچ وطمع رکھنا دین میں بگاڑ پیدا کرتا ہے...... (اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ) ان کے لئے دل میں نرم گوشہ، ظلم میں تعاون اور طرفداری جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں...... اور یہ سب کچھ دین میں بگاڑ وفساد ہی تو ہے...... اس کا کم سے

کم نقصان یہ ہے کہ جب تم ان کے تحائف ونذرانے قبول کرو گے......اوران کے منصب سے فائدہ اُٹھاؤ گے تو لازماً ان سے محبت بھی کرنے لگو گے......اور آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کی درازئ عمر اور سلامتی و بقا بھی چاہنے لگتا ہے......اور ظالم کی سلامتی و بقا کو پسند کرنا درحقیقت مخلوقِ خدا پر ظلم اور دنیا کو برباد کرنے کا اِرادہ ہے......لہٰذا اس سے بڑھ کر دین اور آخرت کے لئے کون سی چیز نقصان دہ ہوسکتی ہے؟

خبردار! ہوشیار! شیطان لعین ومردود کے فریب میں مت آنا......اور نہ ہی ان لوگوں کے فریب میں آنا جو کہتے ہیں کہ "ان (اُمرا) سے درہم و دینار لے کر فقرا و مساکین میں تقسیم کرنا بہتر ہے کیونکہ اُمرا اپنا مال نافرمانی اور گناہوں کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ لہٰذا اسی مال کو غریب و نادار مسلمانوں پر خرچ کرنا اس سے کہیں بہتر ہے۔" ......شیطان ملعون اس وار سے نہ جانے کتنے لوگوں کو تباہ و برباد کر چکا ہے......اس بحث کو مزید دیگر آفتوں کی تفصیل کے ساتھ ہم نے "اِحیاءُ العُلُوم" میں ذکر کردیا ہے......تفصیل کے لیے وہاں سے دیکھ لو۔

جن 4 باتوں پر عمل کرنا ہے

اللّٰہ تعالیٰ سے بندے کا معاملہ

{5}......پانچویں نصیحت:

تمہارا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معاملہ اس طرح ہونا چاہئے جیسا کہ اگر تمہارا غلام تمہارے ساتھ ایسا معاملہ کرتا تو تم اس سے خوش ہوجاتے اور اس پر قلبی ناراضی اور غصّے کا اِظہار نہیں کرتے......اور ایسا معاملہ جو تمہارا غلام تمہارے لئے کرے اور تم اس پر راضی نہیں ہوتے تو پھر خود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایسا معاملہ کرنے پر راضی مت ہونا جو تمہارا مالکِ حقیقی ہے۔

بندوں سے معاملہ

{6 }......چھٹی نصیحت:

لوگوں سے تمہارا سلوک ویسا ہونا چاہئے جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں ...... کیونکہ بندے کا اِیمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب وہ تمام لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔

عِلم ومُطالعہ کی نوعیت

{7 }......ساتویں نصیحت:

جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم ومطالعہ ایسا ہو جو تزکیہ نفس اور دل کی اِصلاح کا باعث ہو...... جیسے اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ تمہاری عمر کا صرف ایک ہفتہ باقی ہے......تو یقیناً تم ان اَیام کو فقہ ومُناظرہ، اُصول وکلام اور دیگر عُلُوم کے حُصول پر ہرگز صرف نہیں کروگے...... کیونکہ تم جانتے ہو کہ اب یہ عُلُوم تمہیں کافی نہ ہوں گے...... بلکہ تم اپنے دل کی نگہداشت ونگرانی میں مشغول ہو جاو گے...... نفس کی صفات پہچاننے اور دنیاوی تعلقات سے منہ موڑ کر اپنے نفس کو برے اَخلاق سے پاک کرنے کی کوشش کروگے......اور اچھے اخلاق اپناتے ہوئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ومحبت سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کروگے......اور ہر دن اور رات (بلکہ ہر لمحہ) اس بات کا اِمکان موجود ہے کہ اس میں انسان کی موت واقع ہو جائے۔

نجات کا مدنی نسخہ

اے نورِ نظر!

اب میری ایک اور بات غور سے سنو...... اور اس میں غور وفکر کرو حتی کہ تمہیں اپنی

نجات کا راستہ مل جائے......سوچو! اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ بادشاہِ وقت ایک ہفتہ کے بعد تم سے ملنے آ رہا ہے تو اس عرصہ میں تم ہر اس جگہ کی اِصلاح کرنے میں مشغول ہو جاؤ گے جہاں تمہارے خیال کے مطابق بادشاہ کی نظر پڑ سکتی ہے......مثلاً اپنے کپڑوں اور بدن کی دیکھ بھال اور زیب و زینت پر خصوصی توجّہ دو گے......اور گھر کی اِک اِک چیز کو صاف ستھرا اور آراستہ کرنے کی کوشش کرو گے۔

اب غور کرو کہ میں نے کس طرف اِشارہ کیا ہے......کیونکہ تم بڑے سمجھدار ہو اور عقل مند کے لئے اِشارہ کافی ہوتا ہے۔

دلوں اور نیتوں پر نظر:

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ یعنی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری شکل وصورت اور تمہارے اَعمال کو نہیں بلکہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔'' (1)

کتنا علم فرض ہے؟ (2)

اگر تم اَحوالِ قلب (یعنی دل کی حالتوں) کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو ''احیاءُ العُلُوم''

---

(1)......صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم......الخ، الحدیث: ٢٥٦٤، ص ١٣٨٧.

(2)......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صفحہ 5 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رَسُوْلِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد پر فرض ہے۔'' (سنن ابن ماجه ج١ ص١٤٦ حدیث ٢٢٤) یہاں اسکول کالج کی دنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضروری دینی علم مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نماز کے فرائض و شرائط ومفسدات، پھر......

اور ہماری دیگر تصانیف کا مطالعہ کرو...... کیونکہ یہ علم تو فرضِ عین ہے جبکہ دوسرے عُلُوم فرضِ کفایہ ہیں......البتہ! اس قدر علم حاصل کرنا فرض ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرر کردہ فرائض اور اَحکام کو کامل اور اچھے طریقے سے سرانجام دیا جا سکے...... اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں یہ علم حاصل کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

حرص و طمع سے دوری

{8}......آٹھویں نصیحت:

اپنے پاس دنیا کا مال صرف اتنا جمع رکھنا جو تمہیں ایک سال کے اَخراجات وضروریات کے لیے کافی ہو......جیسا کہ محبوبِ ربّ العزّت، قاسمِ نعمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی بعض اَزواجِ مطہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے لئے ایسا کرتے اور یہ دعا فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قُوْتَ آلِ مُحَمَّدٍ کَفَافًا یعنی: اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ)! آلِ محمد (صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بقدرِ کفایت روزی عطا فرما۔''[1] اور آپ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اَزواجِ مطہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے لئے نہیں فرمایا کرتے تھے...... بلکہ یہ اہتمام

......رَمضانُ الْمبارَک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں روزوں کے ضروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اس کے لئے زکوٰۃ کے ضروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو خرید و فروخت کے، نوکری کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے، وَعلٰی ھٰذا القیاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کے لئے مسائلِ حلال وحرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطنی مسائل) مَثَلاً عاجزی و اِخلاص اور توکل وغیرہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہم فرائض سے ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاوٰی رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۲۳،۶۲۴)

[1]......صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، الحدیث: ۲۹۶۹، ص ۱۵۸۸.

ان کے لئے فرماتے جن کے دل میں کچھ ضعف ملاحظہ فرماتے......اور جو یقین کے اعلیٰ درجے پر فائز تھیں ان کے لئے ایک آدھ دن سے زیادہ کا اِنتظام کبھی نہ فرماتے۔

دعائے خاص

پیارے بیٹے!

میں نے اس رسالہ نما مکتوب میں تمہارے سوالوں کے جوابات لکھ دیئے ہیں...... اب تم ان پر عمل کرنا شروع کردو اور مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھنا......اور تم نے دُعا کے متعلق مجھ سے پوچھا ہے......میں صحیح اَحادیثِ مبارکہ سے ماخوذ دعا تمہیں بتاتا ہوں...... یہ دُعا اپنے قیمتی اَوقات بالخصوص ہر نماز کے بعد مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ النِّعْمَةِ تَمَامَهَا وَمِنَ الْعِصْمَةِ دَوَامَهَا وَمِنَ الرَّحْمَةِ شُمُوْلَهَا وَمِنَ الْعَافِيَةِ حُصُوْلَهَا وَمِنَ الْعَيْشِ اَرْغَدَهٗ وَمِنَ الْعُمُرِ اَسْعَدَهٗ وَمِنَ الْاِحْسَانِ اَتَمَّهٗ وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَعَمَّهٗ وَمِنَ الْفَضْلِ اَعْذَبَهٗ وَمِنَ اللُّطْفِ اَقْرَبَهٗ. اَللّٰهُمَّ كُنْ لَّنَا وَلَا تَكُنْ عَلَيْنَا. اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِالسَّعَادَةِ آجَالَنَا وَحَقِّقْ بِالزِّيَادَةِ آمَالَنَا وَاقْرِنْ بِالْعَافِيَةِ غُدُوَّنَا وَآصَالَنَا وَاجْعَلْ اِلٰى رَحْمَتِكَ مَصِيْرَنَا وَمَآلَنَا وَاصْبُبْ سِجَالَ عَفْوِكَ عَلٰى ذُنُوْبِنَا وَمُنَّ عَلَيْنَا بِاِصْلَاحِ عُيُوْبِنَا وَاجْعَلِ التَّقْوٰى زَادَنَا وَفِیْ دِيْنِكَ اِجْتِهَادَنَا وَعَلَيْكَ تَوَكُّلُنَا وَاعْتِمَادُنَا. اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰى نَهْجِ الْاِسْتِقَامَةِ وَاَعِذْنَا فِی الدُّنْيَا مِنْ مُوْجِبَاتِ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَفِّفْ عَنَّا ثِقْلَ الْاَوْزَارِ وَارْزُقْنَا عِيْشَةَ الْاَبْرَارِ وَاكْفِنَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الْاَشْرَارِ وَاَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَخَوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَمَشَايِخِنَا مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا حَلِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِيْنَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنَ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ.

یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کامل نعمت......دائمی عصمت (یعنی ہمیشہ کی پاکدامنی)

......اور ایسی رحمت کا جو میرے تمام اُمور و معاملات کو شامل ہو......اور تجھ سے دائمی خیر و عافیت...... خوشحال زندگی......سعادتوں سے بھرپور لمبی طویل عمر......کامل و مکمل احسان...... ہر حال میں اِنعام واِکرام ......فضل وکرم......اور ایسا لطف وعطا مانگتا ہوں جو مجھے تیری بارگاہ کے مزید قریب کر دے۔

۞......اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری مدد فرما...... ہر نقصان سے محفوظ و مامون فرما......ہمیں سعادت وعافیت کی موت عطا ہو...... ہماری اُمیدیں پوری فرما بلکہ اُمیدوں سے بڑھ کر عطا فرما...... ہماری صبح وشام کو عافیت سے ہم کنار فرما...... ہمارا انجام واِختتام اپنی رحمت کی جانب فرما...... ہمارے گناہوں کی سیاہی پر اپنی مغفرت کی بارش برسا دے...... ہمارے عیبوں کی اِصلاح فرما کر ہم پر احسان فرما......تقویٰ و پرہیز گاری ہمارا زادِ راہ بنا دے...... تیرے دین کی سر بلندی کے لئے ہماری ہر کوشش قبول فرما......تجھی پر ہمارا بھروسا ہے......اور تو ہی ہمارا سہارا ہے۔

۞......اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں راہِ اِستقامت پر ثابت قدم رکھنا......روزِ حشر شرمندگی کا باعث بننے والے اَعمال سے بچا...... گناہوں کا بوجھ ہلکا فرما...... نیک لوگوں جیسی زندگی عطا فرما......اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا......بُرے لوگوں کے شر سے بچا۔

۞......اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں، ہمارے آباؤ اَجداد، ہماری ماؤں، بہنوں، بھائیوں اور ہمارے مشائخِ عُظّام واَساتذۂ کرام کو جہنّم کی آگ سے محفوظ فرما......یَاعَزِیْزُ. یَاغَفَّار......یَاکَرِیْمُ. یَاسَتَّار ...... یَاعَلِیْمُ. یَاجَبَّار......یَااللّٰہُ ! یَااللّٰہُ ! یَااللّٰہُ !......بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔

۞......اے ہر اوّل سے پہلے!......اے ہر آخر کے بعد موجود رہنے والے!......اے طاقت وقوت والے! ......اے مسکینوں پر عنایتیں کرنے والے!......اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے! ......لَااِلٰہَ اِلَّااَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

۞===۞===۞===۞
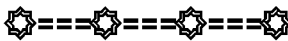
مآخذ و مراجع

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبة المدینة ١٤٣٠ھ
ترجمۂ قرآن کنزالایمان	اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمة الله عليه متوفّٰی ١٣٤٠ھ	ضیاء القرآن پبلشرلاھور
تفیسرروح البیان	علامہ اسماعیل حقی بروسوی رحمة الله عليه متوفّٰی١١٣٧ھ	کوئٹہ پاکستان
الجامع لاحکام القران	ابوعبد الله محمدبن احدانصاری قرطبی رحمة الله عليه متوفّٰی ٦٧١ھ	دارالفکربیروت ١٤٢٠ھ
تفسیرالسلمی	ابوعبدالرحمن محمد بن الحسین سلمی رحمة الله عليه متوفّٰی ٤١٢ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢١ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل لبخاری رحمة الله عليه متوفّٰی٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤١٩ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٦١ھ	دارابن حزم بیروت١٤١٩ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمة الله عليه متوفّٰی٢٧٩ھ	دارالفکربیروت١٤١٤ھ
سنن ابن ماجه	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجه رحمة الله عليه متوفّٰی٢٧٣ھ	دارالمعرفة ١٤٢٠ھ
المسند	امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٤١ھ	دارالفکربیروت١٤١٤ھ
الزھد	امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٤١ھ	دار الغد الجدید١٤٢٦ھ
حلیة الاولیاء	امام حافظ ابو نعیم اصفھانی رحمة الله عليه متوفّٰی ٤٣٠ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٨ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیھقی رحمة الله عليه متوفّٰی ٤٥٨ ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢١ھ
فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شھرداربن شیرویہ دیلمی رحمة الله عليه متوفّٰی٥٠٩ھ	دارالفکربیروت١٤١٨ھ
دیوان الحماسہ	ابی تمام حبیب بن اوس طائی متوفّٰی٦٣١ھ	لاھورپاکستان
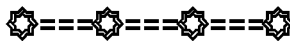
گناہوں سے نفرت کرنے کا ذہن

''دعوتِ اسلامی'' کے سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفراور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوتِ اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ202 کُتُب ورسائل مع عنقریب آنے والی13 کُتُب ورسائل

{شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت}

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم) (کل صفحات:199)

03......فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدفِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْد) (کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوق) (کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

07......شریعت وطریقت (مقالِ عُرفا باعزاز شرع وعلما) (کل صفحات:57)

08......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ) (کل صفحات:60)

09......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

10......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِی) (کل صفحات:100)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

12......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَال) (کل صفحات:63)

13......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)

14......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

15......اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ (کل صفحات:46)

عربی کُتُب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

21......اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458)

22......كِفلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِم (کل صفحات:74)
23......اَلاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)
24......اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة (کل صفحات:93)
25......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِی (کل صفحات:46)
26......تَمْهِيدُ الْاِيمَان (کل صفحات:77)
27......اَجْلَى الْاِعْلَام (کل صفحات:70)
28......اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......جَدُّ الْمُمْتَارعَلٰی رَدِّالْمُحْتَار (المجلدالسادس)
02......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)

{ شعبہ تراجِمِ کُتُب }

01......اللہ والوں کی باتیں (حِلْيَةُالْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) پہلی قسط: تذکرہ خلفائے راشدین (کل صفحات:217)
02......مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرفِیْ حُكْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر) (کل صفحات:112)
03......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيدُ الْفَرْش فِي الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:28)
04......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُالْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:142)
05......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیث رسول (اَلْمَوَاعِظ فِي الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة) (کل صفحات:54)
06......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِيْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)
07...... امام اعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم کی وصیتیں (وَصَايَااِمَامِ اَعْظَم عَلَيْهِ الرَّحْمَة) (کل صفحات:46)
08......جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلداول) (اَلزَّوَاجِرعَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر) (کل صفحات:853)
09......نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُبِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَر) (کل صفحات:98)
10......فیضان مزاراتِ اولیاء (كَشْفُ النُّوْرعَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات:144)
11......دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْدوَقَصْرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)
12......راہِ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّم طَرِيقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)
13......عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)
14......عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)
15......احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْيَاء) (کل صفحات:641)
16......حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)

عنقریب آنے والی کُتُب

{شعبہ درسی کُتُب}

14......تلخیص اصول الشاشی(کل صفحات:144) 15......نصاب النحو(کل صفحات288)

16......نصاب اصولِ حدیث(کل صفحات:95) 17......نصاب التجوید(کل صفحات:79)

18......المحادثة العربیة(کل صفحات:101) 19......تعریفاتِ نحویة(کل صفحات:45)

20......خاصیات ابواب(کل صفحات:141) 21......شرح مئة عامل(کل صفحات:44)

22......نصاب الصرف(کل صفحات:343) 23......نصاب المنطق(کل صفحات:168)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......انوار الحدیث(مع تخریج وتحقیق)

02......قصیده برده مع شرح خرپوتی

03......نصاب الادب

{شعبہ تخریج}

01......صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کاعشق رسول (کل صفحات:274)

02......بہارِشریعت،جلداوّل (حصہ اول تاششم،کل صفحات1360)

03......بہارِشریعت جلد دوم(حصہ 7تا13)(کل صفحات:1304)

04......اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ (کل صفحات:59)

05......عجائب القران مع غرائب القران (کل صفحات:422)

06......گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)

07......بہارِشریعت(سولہواں حصہ،کل صفحات312) 08......تحقیقات(کل صفحات:142)

09...... اچھے ماحول کی برکتیں(کل صفحات:56) 10......جنتی زیور(کل صفحات:679)

11......بہارِشریعت حصہ١٥(کل صفحات:219) 12......علم القرآن(کل صفحات:244)

13......بہارِشریعت حصہ١٤(کل صفحات:243) 14......سوانح کربلا(کل صفحات:192)

15......بہارِشریعت حصہ١٣(کل صفحات:201) 16......اربعین حنفیہ(کل صفحات:112)

17......بہارِشریعت حصہ٨(کل صفحات:206) 18......کتاب العقائد(کل صفحات:64)

19......بہارِشریعت حصہ٧(کل صفحات:133) 20......منتخب حدیثیں(کل صفحات:246)

21......بہارِشریعت حصہ١٠(کل صفحات:169) 22......اسلامی زندگی(کل صفحات:170)

23......بہارِشریعت حصہ١٢(کل صفحات:222) 24......آئینۂ قیامت(کل صفحات:108)

عنقریب آنے والی کُتُب

{ شعبۂ اِصلاحی کُتُب }

{شعبہ امیر اہلسنت}

عنقریب آنے والے رسائل

علم سیکھنے سے آتا ہے

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

"علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔" (المعجم الکبیر، ج۱۹، ص۵۱۱، الحدیث:۷۳۱۲)

تخاریج ایّہاالولد

(۱)......تفسیرروح البیان،سورۃالبقرۃ،تحت الایۃ:۲۳۲،ج۱،ص۳۶۳۔

(۲)......شعب الایمان للبیہقی،باب فی نشرالعلم،الحدیث:۱۷۷۸،ج۲،ص۲۸۵۔

(۳)......صحیح البخاری،کتاب الایمان ،باب دعاؤکم ایمانکم،الحدیث:۸، ج۱، ص۱۴۔

(۴)......سنن الترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ،باب(ت ۹۰)،الحدیث:۲۴۶۷، ج۴، ص۲۰۸۔

(۵)......تفسیرروح البیان،سورۃالبقرۃ،تحت الایۃ:۲۴۶،ج۱،ص۳۸۳۔

(۶)......تفسیرروح البیان،سورۃالرعد،تحت الایۃ:۲۴۶،ج۴،ص۳۸۸

(۷)......سنن الترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ،باب(ت ۹۰)،الحدیث:۲۴۶۷،ج۴، ص۲۰۸۔

(۸)......صحیح البخاری،کتاب مناقب الانصار،باب مناقب سعد بن مُعاذ، الحدیث:۳۸۰۳،ج۲،ص۵۶۰۔

(۹)......حلیۃ الاولیاء،سلام بن ابی مطیع،الرقم:۸۳۰۱،ج۶،ص۲۰۳۔

(۱۰)......المسندللامام احمد بن حنبل،مسندابی سعیدالخدری،الحدیث:۱۱۲۹۵، ج۴،ص۶۹۔

(۱۱)......صحیح مسلم،کتاب فضائل الصحابۃ،باب من فضائل عبد اللّٰہ بن عمر، الحدیث:۲۴۷۹،ص۱۳۴۶۔

(۱۲)......شعب الایمان للبیہقی،باب فی تعدیدنعم اللّٰہ وشکرہا،فصل فی النوم وآدابہ، الحدیث:۴۷۴۶،ج۴،ص۱۸۳۔

(۱۳)......فردس الاخباربمأثورالخطاب،امّ سعد،الحدیث:۲۵۳۸،ج۲،ص۱۰۱۔

(۱۴)......الجامع لاحکام القران،سورۂ آل عمران،تحت الایۃ:۱۷،ج۳،ص۳۱۔

(۱۵)......دیوان الحماسہ،باب النسیب،الجزء ۲،ص۲۳۲۔

(۱۶)......تفسیرروح البیان،سورۂ صٓ،تحت الایۃ:۲۹،ج۸،ص۲۵۔

(۱۷)......حلیۃ الاولیاء،احمد بن ابی الحواری،الرقم:۱۴۳۲۰،ج۱۰،ص۱۳۔

(۱۸)......سنن ابن ماجہ،کتاب الزھد،باب الحسد،الحدیث:۴۲۱۰،ج۴،ص۷۴۳۔

(۱۹)......تفسیرالسلمی،سورۂ النحل،تحت الایۃ:۱۲۵،ج۱،ص۳۷۷۔

(۲۰)......الزھدللامام احمدبن حنبل،من مواعظ عیسیٰ،الحدیث:۳۰۰،ص۹۳۔

(۲۱)......صحیح مسلم،کتاب البروالصلۃ والآداب،باب تحریم ظلم المسلم......الخ، الحدیث:۲۵۶۴،ص۱۳۸۷۔

(۲۲)......صحیح مسلم،کتاب الزھدوالرقائق،الحدیث:۲۹۶۹،ص۱۵۸۸۔

(۲۳)......سنن الترمذی،کتاب العلم،باب ماجاء فی فضل الفقہ،الحدیث:۲۶۹۴، ج۴، ص۳۱۴۔

(۲۴)......سنن الترمذی،کتاب العلم،باب ماجاء فی فضل الفقہ،الحدیث:۲۶۹۰،ج۴، ص۳۱۲۔

(۲۵)......صحیح مسلم،کتاب الذکروالدعاء،باب التعوذ من شر،الحدیث:۲۷۲۲،ص ۱۴۵۷۔

۞===۞===۞===۞